
قسط نمبر ۳
دیوی
PDFBOOKSFREE.PK
عبدالقیوم شاد

ادھر وکرم بدستور بے ہوش پڑا تھا گولی ران کی ہڈی میں لگی تھی اور اندر ہی تھی ڈاکٹر نے اس کا معائنہ کیا اور چمٹی کے ذریعے گولی نکالی اور مشورہ دیا کہ اسے فوراً کسی اسپتال پہنچا دیا جائے پھولن نے ڈاکوؤں کو اکٹھا کیا اور ان سے مشورہ کیا۔

رام اوتار نامی ڈاکو نے کہا ہمیں یہ علاقہ فوراً چھوڑ دینا چاہیے سری رام اگر سردار پر گولی چلا سکتا ہے تو وہ مخبری بھی کر سکتا ہے ایسا نہ ہو پولیس ہمیں گھیرے میں لے لے پھولن غصے سے بولی تجھے سردار کی جان کی فکر بھی ہے یا نہیں۔؟ اس کی دیکھ بھال کون کرے گا۔؟

اس کا بھی یہاں رکھنا ٹھیک نہیں ہے رام اوتار نے کہا اگر پولیس یہاں پہنچ گئی تو وہ وکرم کو بے ہوشی کی حالت میں گرفتار کر کے لے جائے گی اور علاج کی کوئی پروا نہیں کرے گی وہ لوگ تو یہی چاہتے ہیں کہ وکرم ختم ہو جائے۔

بات تو ٹھیک کہے ہے پھولن نے کہا۔ ڈاکٹر بھی یہی کہوے ہے کہ اسے کسی اسپتال یا بڑے ڈاکٹر کے پاس پہنچانا ضروری ہے۔

جیون داس جو وکرم کی وجہ سے پریشان تھا بولا ایک بات میری سمجھ میں آئی ہے گاؤں میں زیادہ تر لوگ یہی سمجھ رہے ہیں کہ وکرم مارا جا چکا ہے اگر ہم اس خبر کو ایسے ہی مشہور ہونے دیں تو پولیس دھوکا کھا جائے گی اس طرح ہمیں وکرم کا علاج کرانے میں آسانی ہوگی۔

یہ تجویز سب کو پسند آئی اس اثناء میں وکرم کا باپ اور بھائی بھی بڑے لعل کے گھر پہنچ چکے تھے۔ ایک ڈاکو انہیں بھی کمرے میں بلا لایا اور متفقہ تجویز سے آگاہ کیا انہوں نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

جیون داس نے بڑے لعل سے کہا فوراً دو گھوڑوں کا انتظام کرو میں چاہتا ہوں کہ وکرم کو جالاؤں پہنچا دیا جائے وہاں ہمیں ضرور کوئی اچھا ڈاکٹر مل جائے گا۔

ایسا نہ ہو پولیس کو خبر مل جائے بڑے لعل نے خدشہ ظاہر کیا۔

پولیس کی فکر مت کرو ہم وہاں سیدھے سادے دیہاتی بن کر جائیں گے۔

رام اوتار نے کہا کیوں نہ کانپور چلیں۔

کانپور بہت دور ہے جیون داس نے کہا راستے میں دریا بھی پار کرنا پڑے گا اگر ٹرین سے گئے تو زیادہ خطرہ ہوگا۔

بڑے لعل گھوڑوں کا انتظام کرنے چلا گیا۔

چھولن نے کہا میں وکرم کے ساتھ جاؤں گی جیون داس اور رام اوتار بھی ہمارے ساتھ رہیں گے باقی لوگ ادھر ادھر بکھر جائیں گے ایک دو کے سوا اس گاؤں میں کوئی نہ ٹھہرے جب تک وکرم ملاح ٹھیک نہیں ہو جاتا ہم کوئی کارروائی نہیں کریں گے اگر وکرم مر گیا تو پھر ہم سردار چن لیں گے۔

کوئی ڈاکو زیادہ دور نہ جائے رام اوتار نے کہا مجھے وشواس ہے کہ سردار جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا اس کے بعد ہم سب کو خبر کر دیں گے۔

تمام ڈاکو گاؤں سے رخصت ہونے کی تیاری کرنے لگے اس اثناء میں بڑے لعل دو گھوڑے تیار کر کے لے آیا پھولن نے وکرم کو گھوڑے پر ڈالا اور جیون داس اور رام اوتار کے ہمراہ فوراً جالاؤں کے لئے روانہ ہو گئی وکرم بدستور بے ہوش تھا۔

جالاؤں پہنچ کر جیون داس وکرم کو ایک پرائیویٹ ڈاکٹر کے پاس لے گیا جس کا نام ہم ڈاکٹر اشوک فرض کر لیتے ہیں ڈاکٹر نے وکرم کا معائنہ کرنے سے پہلے پوچھا کہ گولی کیسے لگی تھی۔

سرکار ہم دریا کے کنارے مویشی چرا رہے تھے پھولن نے کہا اس نے گھونگھٹ نکال رکھا تھا اور کسی جاہل دیہاتی عورت کی طرح آنکھیں نیچی کر کے باتیں کر رہی تھی یہ میرا آدمی ہے ہم دونوں مویشی چرا رہے

تجھے کیا بتاؤں سرکار کسی جالم نے گولی چلائی اور میرا آدمی کبوتر کی طرح

پھڑ کنے لگا بھگوان کرے اس کے ہاتھ ٹوٹ جاویں اندھا ہو جاوے

اس کی مٹی خراب ہو ہم نے تو کسی کا کچھ نہیں بگاڑا تھا۔ وہ سسکیاں

لینے لگی اگر میرا آدمی مر گیا تو میں چتا میں جل کر مر جاؤں گی۔

کیا اس واردات کی پولیس میں رپورٹ لکھائی ہے۔؟ ڈاکٹر نے

پوچھا۔

مہاراج ہم گریب لوگ ہیں پھولن نے کہا ہمارے پاس پولیس کو

دینے کے لئے کچھ نہیں ہے ہم پر دیا کریں آپ جو کچھ کہیں گے ہم

آپ کی سیوا میں پیش کر دیں گے۔

لیکن ہمیں اس قسم کا کیس لینے کی اجازت نہیں ہے ڈاکٹر نے کہا

پولیس میرے خلاف کارروائی کر سکتی ہے۔

رام اوتار نے جیب سے چند سو سو کے نوٹ نکالے اور ڈاکٹر کے

سامنے ڈالتا ہوا بولا ڈاکٹر یہ ایک انسانی زندگی کا معاملہ ہے ہم نہ پہلے پولیس کے پاس گئے ہیں نہ آئندہ جائیں گے اگر یہ شخص مر گیا تو اس میں آپ کا کوئی دوش نہیں ہوگا ہم سمجھیں گے کہ بھگوان کی یہی مرضی تھی۔

پیسوں کی فکر نہ کریں جی۔ پھولن نے کہا ہم اتنے بھی غریب نہیں کہ آپ کی سیوا نہ کر سکیں۔

ڈاکٹر اشوک نے نوٹ گن کر جیب میں ڈال لیے اور اٹھتا ہوا بولا ٹھیک ہے میں یہ رقم بطور ایڈوانس رکھ لیتا ہوں مریض کو آپریشن کی میز پر لے چلیں۔

رام اوتار اور جیون داس نے وکرم ملاح کو آپریشن ٹیبل پر پہنچا دیا ڈاکٹر نے اس کا معائنہ کیا اور کہا کہ مریض کے لئے خون کی فوری ضرورت ہے۔

جیون داس دونوں ہاتھ پھیلاتا ہوا بولا خون بہت ہے ڈاکٹر، جتنا خون چاہے نکال لو۔

ایسے بات نہیں ہے جی ڈاکٹر نے کہا۔ پہلے گروپ چیک کرنا پڑے گا۔

ڈاکٹر نے باری باری تینوں کا گروپ چیک کیا لیکن تینوں کا گروپ وکرم سے مختلف تھا اس نے نفی میں سر ہلایا، بولا تم تینوں کے خون کا گروپ مختلف ہے تمہارا خون اس کے کام نہیں آ سکتا تمہیں کہیں سے خون کا بندوبست کرنا پڑے گا۔

پھولن بولی۔ سرکار خون تو سب کا ایک جیسا ہووے پھر ہمارا خون اس کے کام کیوں نہ آ سکے۔؟

ڈاکٹر کے ہونٹوں پر پیشہ ورانہ مسکراہٹ نمودار ہوگئی بولا ساری خرابی خون ہی کی وجہ سے تو ہے اگر خون ایک جیسا ہوتا تو سنسار میں اتنا

خون خراب کیوں ہوتا ساری اچھائیاں برائیاں خون کے اندر پائی جاتی ہیں اگر خون صاف کرنے کا کوئی طریقہ دریافت ہو گیا تو سنسار کے انسان بھی سدھر جائیں گے خیر ان باتوں کو چھوڑو میں تمہیں ایک پتہ لکھ دیتا ہوں تم لوگ وہاں چلے جاؤ وہاں سے تمہیں اس گروپ کا خون مل جائے گا۔

اس نے پیڈ کے کاغذ پر ایک نام پتہ اور خون کا گروپ لکھ دیا اور یہ کاغذ پھولن کو تھماتا ہوا بولا۔

یہاں سے تمہیں یقیناً خون مل جائے گا پر ذرا جلدی جاؤ مریض کی حالت نازک ہے اس دوران میں اسے ڈرپ لگا دیتا ہوں اور ہاں مریض کا نام کیا ہے۔؟

رام اوتار نے گھبرا کر پھولن کی طرف دیکھا وہ ڈرا کہ پھولن کہیں وکرم کا اصلی نام نہ بتا دے۔

لیکن پھولن بڑے اطمینان سے بولی اس کا نام نریش چند ہے۔
رام اوتار اور جیون داس نے اطمینان کا سانس لیا وکرم ملاح نہ صرف ہسٹری شیٹر تھا بلکہ اس کی شہرت عوام تک بھی پہنچ چکی تھی اس لئے اصلی نام بتانا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا پھولن نے رام اوتار کو وکرم کے پاس چھوڑا اور جیون داس کے ساتھ خون کا انتظام کرنے چلی گئی۔
چند روز بعد پولیس کو ایک مخبر کے ذریعے خبر ملی کہ خطرناک ڈاکو وکرم ملاح ایک قاتلانہ حملہ میں ہلاک ہو گیا ہے یہ خبر سن کر کانپور پولیس کے اعلیٰ افسروں نے خوشی سے تالیاں بجائیں کیونکہ کچھ عرصے سے وکرم کی کارروائیاں ان کے لئے چیلنج بنتی جا رہی تھیں یہ بات مزید خوشی کا باعث تھی کہ وہ اپنے ہی ایک آدمی کے ہاتھوں مارا گیا تھا یہ بات ڈاکوؤں کے دوسرے گروہوں میں بداعتمادی کی فضا پیدا کر سکتی تھی یہ خبر ملنے کے فوراً بعد ایک پولیس پارٹی واردات کی تفتیش کے لئے باقی

جمنا و پہنچ گئی انہوں نے ضابطے کی کارروائی مکمل کرنے کے لئے مختلف لوگوں کے بیانات قلمبند کئے ان میں وکرم کا باپ بھائی اور چچا بھی شامل تھا تفتیشی افسر نے بڑے لعل سے کہا کہ وہ مقتول وکرم ملاح کی لاش دیکھنا چاہتا ہے۔

ہم لاش کی تصویریں اتارنا چاہتے ہیں، اس نے وضاحت کی تاکہ وہ اپنے اعلیٰ افسروں کو دکھائی جا سکیں اور اخباروں میں بھی چھاپی جائیں۔

بڑے لعل نے اس قسم کے سوالات کے جواب پہلے ہی سوچ رکھے تھے بولا۔ مہاراج لاش تو نہیں ہے اس کا تو دوسرے ہی دن کریا کرم کر دیا گیا تھا اور راکھ جمنا میں بہا دی تھی۔

وہ بدمعاش کب سے یہاں ٹھہرا ہوا تھا۔؟

تھوڑے روز ہوئے تھے جی۔

تم نے ہمیں اطلاع کیوں نہیں دی تفتیشی افسر نے کہا تمہیں پتہ نہیں کہ کسی ڈاکو کو پناہ دینا قانوناً جرم ہے۔

پناہ تو نہیں دی تھی مہاراج وہ میرا بھتیجا تھا ملنے آیا تھا خبر تو سارے گاؤں کو تھی۔

بڑے لعل۔اس بات پر تو گرفتار بھی ہو سکتا ہے تفتیشی افسر نے آنکھیں دکھائیں اور کتنے بدمعاش تھے اس کے ساتھ۔؟اور ہاں سنا ہے کہ پھولن دیوی نام کی ایک چھوکری بھی اس کے ساتھ تھی وہ کہاں گئی۔؟

مہاراج۔آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ وکرم ہمارے قابو میں نہیں رہا وکرم کے باپ نے کہا!نہ وہ ہماری سنتا ہے اور نہ ہمیں کچھ بتاتا ہے ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ اس کے ساتھ کتنے آدمی تھے ہاں ایک چھوکری ہم نے ضرور دیکھی تھی اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں جانتے وکرم کی موت کے ساتھ ہی اس کے سب ساتھی غائب ہو گئے تھے۔

میں نے سنا ہے کہ گولی چلانے والا وکرم کا اپنا آدمی تھا۔

جی سنا تو ہم نے بھی یہی ہے بڑے لعل نے کہا باقی بھگوان جانے۔

واردات کہاں پیش آئی تھی۔؟

دریا کے کنارے۔

تفتیشی افسر نے وکرم کے رشتے داروں کو ساتھ لیا اور جائے واردات پر پہنچ گئے گھاس پر خون کے دھبے موجود تھے افسر مذکور نے آس پاس کا اچھی طرح جائزہ لیا پھر بولا تم لوگوں کو واردات کی اطلاع کس نے دی تھی۔؟

بڑے لعل نے پہلے پھولن کا نام لینے کا ارادہ کیا پھر بولا جب ہمیں پتہ چلا تو اس وقت سارے گاؤں میں شور مچا ہوا تھا کسی آتے جاتے نے دیکھ لیا ہوگا۔

گاؤں کے دوسرے لوگ تو کہتے ہیں کہ سب سے پہلے پھولن دیوی

نے قتل کی اطلاع دی تھی کئی لوگوں نے اسے وکرم کے ساتھ دریا کی طرف جاتے دیکھا تھا۔

دیکھا ہوگا جی۔ ہمیں معلوم نہیں۔

شک کس پر ہے۔؟

مجھے تو کسی پر شک نہیں ہے۔ بڑے لعل نے کہا پر وکرم کے ساتھیوں کا خیال ہے کہ گولی مری رام نے چلائی تھی۔

پولیس پارٹی اپنی کارروائی مکمل کرنے کے بعد اس یقین کے ساتھ وہاں سے رخصت ہوگئی کہ وکرم ملاح مارا جا چکا ہے انہوں نے یہ خبر اخبارات کو بھی جاری کر دی۔

وکرم کے گروہ کے بعض ڈاکوؤں نے یہ خبر پڑھی تو انہیں بھی اپنے سردار کی موت کا یقین آگیا اگر سردار نہ رہے تو زیادہ تر ڈاکو ادھر ادھر بکھر جاتے ہیں اور دوسرے گروہوں میں شامل ہونے کی کوشش

کرتے ہیں وکرم کے گروہ کے تین ڈاکو جنہیں وکرم کی موت کا پورا یقین ہو گیا تھا قسمت آزمائی کرنے اناوہ پہنچ گئے اور تیسرے ہی روز پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے انہوں نے بھی پولیس کو یہی بیان دیا کہ وکرم ملاح ہلاک ہو چکا ہے۔

لیکن وکرم ملاح زندہ تھا اور ڈاکٹر اشوک کے کلینک میں تیزی سے روبہ صحت ہو رہا تھا خون کی چند بوتلیں چڑھانے کے بعد اس کے چہرے کی سرخی واپس آ گئی تھی اور زخم تیزی سے مندمل ہو رہا تھا پھولن اور اس کے ساتھیوں نے رام اوتار کے ایک شناسا کے گھر میں رہائش کا انتظام کر لیا تھا تاہم ان کا زیادہ وقت باہر ہی گزرتا تھا پھولن سارا دن وکرم کی تیمارداری میں لگی رہتی تھی۔

ایک روز ڈاکٹر اشوک کے ایک مریض نے وکرم کو دیکھا تو اسے شبہ سا ہوا کیونکہ وہ اخبار میں وکرم کی تصویر دیکھ چکا تھا اس نے ڈاکٹر کو ایک

طرف لے جا کر کہا ڈاکٹر یہ مونچھوں والا کون ہے۔؟

کیوں کیا بات ہے۔؟ ڈاکٹر نے پوچھا۔

اس شخص کا چہرہ کچھ دیکھا بھالا سا لگتا ہے مذکورہ مریض نے کہا۔ میرا خیال ہے کہ یہ کوئی ڈاکو ہے مجھے اس کا نام تو یاد نہیں آرہا لیکن میں نے اخبار میں ایک تصویر دیکھی تھی جو ہو بہو اس سے ملتی جلتی تھی۔

شک تو ڈاکٹر کے ذہن میں بھی تھا کیونکہ وکرم زخمی حالت میں اس کے پاس آیا تھا اور اس کے ساتھیوں کا طرز عمل بھی مشکوک قسم کا تھا لیکن ڈاکٹر شک کا اظہار نہیں کر سکتا تھا خود اس کی پوزیشن بھی خراب ہو سکتی تھی لہٰذا اس نے بظاہر لاپروائی سے کہا یہ تو بے چارہ کوئی سیدھا سادہ دیہاتی ہے اس کا نام نریش چند ہے ہو سکتا ہے کہ اس کی شکل کسی ڈاکو سے ملتی ہو ویسے کون سے اخبار میں تم نے تصویر دیکھی تھی۔؟

اخبار کا نام تو مجھے یاد نہیں ہے کیونکہ میں نے ایک دکان پر سرسری انداز

میں اخبار دیکھا تھا۔

ڈاکٹر اشوک نے پوچھا۔ خبر میں کیا لکھا تھا۔

اوہ........ ٹھیک ہے یہ شخص واقعی کوئی اور ہوگا مجھے یاد آ گیا خبر میں لکھا تھا کہ اس ڈاکو کو اس کے کسی ساتھی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔

مریض کے جانے کے بعد ڈاکٹر اشوک نے گزشتہ چند روز کے اخبارات چیک کیے تو ایک اخبار میں اسے وکرم کی تصویر نظر آ گئی خبر کے مطابق اس کا نام وکرم ملاح تھا اور وہ چنبل وادی کے خطرناک ڈاکوؤں میں شمار ہوتا تھا ڈاکٹر نے غور سے تصویر کا معائنہ کیا تو اسے یقین ہو گیا کہ جس شخص کا وہ علاج کر رہا تھا وہ خطرناک ڈاکو وکرم ملاح ہی تھا۔

ڈاکٹر اشوک پریشان ہو گیا جس خطرناک ڈاکو کی دہشت پوری چنبل

وادی میں پھیلی ہوئی تھی وہ اس کی گرفت میں تھا پولیس کو ایک فون ہی کافی تھا اس کی گرفتاری کے لئے کسی لمبی چوڑی پولیس پارٹی اور خونی معرکے کی ضرورت نہیں تھی۔

ڈاکٹر نے پھولن کو اپنے کمرے میں بلایا اور کچھ دیر تک وکرم کے بارے میں پوچھتا رہا تب پھولن نے وکرم کو بتایا کہ ڈاکٹر اشوک کو اس کے بارے میں شک ہو گیا ہے اس لئے جتنی جلدی ہو سکے وہاں سے نکل جانا چاہیے وکرم جو چلنے پھرنے کے قابل ہو چکا تھا سیدھا ڈاکٹر کے کمرے میں گیا اس وقت وہاں چند مریض بیٹھے تھے وکرم نے انہیں کمرے سے نکل جانے کے لئے کہا مریضوں نے جب وکرم کے خوفناک تیور دیکھے تو کمرے سے باہر چلے گئے۔

وکرم نے دروازہ بند کر دیا اور تیزی سے ڈاکٹر کی طرف مڑتا ہوا بولا تم میری بیوی سے کیا پوچھنا چاہتے تھے۔؟

کک.........کچھ نہیں.........کچھ بھی نہیں.........ڈاکٹر نے کہا۔ میں

تو یونہی عام سی باتیں پوچھ رہا تھا۔ وکرم بھنویں سکیڑتا ہوا بولا ویسے تو

میرے بارے میں کیا جانتے ہو۔؟

ڈاکٹر کرسی سے اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔ کچھ نہیں.........میں تو

کچھ بھی نہیں جانتا۔

وکرم نے اس کے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ کر اسے بیٹھنے پر مجبور کر

دیا ڈاکٹر میں بہت اچھا آدمی ہوں مگر بہت برا بھی ہوں میں دیکھ

رہا ہوں کہ تم صحیح بات نہیں کر رہے تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم جھوٹ

بول رہے ہو میرے سوال کو دوبارہ سنو اور ٹھیک جواب دو تم میرے

بارے میں کیا جانتے ہو۔؟

ڈاکٹر نے اخبار نکال کر اس کے سامنے رکھ دی وکرم اپنی تصویر کو

گھورنے لگا۔

اس خبر کے مطابق تو وکرم ملات مر چکا ہے ڈاکٹر نے کہا۔ تم خود یہ خبر پڑھ سکتے ہو میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جانتا۔

تم نے کب یہ خبر پڑھی ہے۔؟

ابھی تھوڑی دیر پہلے۔

پولیس کو اطلاع تو نہیں دی۔؟

نہیں مہاراج میں نے کسی کو اطلاع نہیں دی۔

ٹھیک کیا ہے تم نے اگر تم ایسی حماقت کرتے تو ہم تمہارے کلینک کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتے وکرم ملات اکیلا نہیں ہے اگر وہ پکڑا گیا تو اس کے ساتھی تمہارے کلینک پر دھاوا بول دیں گے۔

ڈاکٹر حیرانی سے بولا کیا تم وکرم ملات نہیں ہو؟ یہ تصویر تو ہو بہو۔

وکرم نے قہقہہ لگایا بولا میں وکرم ملات کا معمولی سیوک ہوں پولیس کو دھوکا دینے کے لئے اس کا سوانگ بھر رکھا ہے، جس شخص کی یہ تصویر

ہے وہ بھی وکرم ملاح کا سیوک ہے اس نے تصویر پر ہاتھ مارا اصلی
وکرم ملاح اتنی آسانی سے سامنے نہیں آتا بہر حال تم اپنی زبان بند رکھنا
پولیس کو کچھ بتایا تو مصیبت میں پھنس جاؤ گے۔

ڈاکٹر وکرم کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے بولا دراصل میرے ایک
مریض کو تمہارے بارے میں شک ہوا تھا میں نے اسے یہ کہہ کر
مطمئن کر دیا کہ تم ایک سیدھے سادے دیہاتی ہو اور تمہارا کسی ڈاکو
سے کوئی واسطہ نہیں ہے لیکن وہ آگے بھی جا سکتا ہے اس لیے تم خود
سوچ لو کہ تمہیں کیا کرنا چاہیے۔

کیا تم سچ بول رہے ہو۔؟

بالکل سچ بول رہا ہوں، ڈاکٹر نے کہا بلکہ میرا مشورہ یہ ہے کہ تمہیں
لوگوں کے سامنے نہیں آنا چاہیے چند روز پہلے اخباروں میں تمہاری
تصویر چھپی ہے کوئی بھی تمہیں پہچان سکتا ہے۔

وکرم نے غور سے ڈاکٹر کا مشورہ سنا پھر بولا۔ ڈاکٹر مجھے چند ضروری دوائیاں کسی چیز میں ڈال کر دے دو میں ابھی یہاں سے جا رہا ہوں۔ تمہارا علاج ابھی مکمل نہیں ہوا ڈاکٹر نے کہا تمہیں اس طرح نہیں جانا چاہیے۔

یہ زندگی اور موت کا کھیل ہے ڈاکٹر تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے اگر میں یہاں رہا تو پولیس کسی وقت بھی یہاں آ سکتی ہے تمہارا مریض پولیس کو اطلاع دے سکتا ہے تمہارے اندر ہیرو بننے کا شوق پیدا ہو سکتا ہے مجھے ضروری دوائیاں دے دو اور ان کے استعمال کا طریقہ سمجھا دو، اگر انجکشن ضروری ہے تو وہ بھی دے دو میرے پاس انجکشن لگانے والے آدمی بھی ہیں۔

ڈاکٹر نے اسے مزید مشورہ دینے کا خیال ترک کر دیا دوائیوں کا ایک بنڈل بنایا اور ان کا طریقہ استعمال سمجھا کر وکرم کے حوالے کر دیا اس

نے سوچا اس مصیبت سے جتنی جلدی جان چھوٹے اتنا ہی اچھا ہے۔

وکرم ملا ح نے جیون داس اور رام اوتار کو بائی جماؤ بھیج دیا اور خود پھولن کے ہمراہ گھوڑوں پر اناؤ نامی گاؤں روانہ ہو گیا راستے میں اس نے محسوس کیا کہ اسے ابھی آرام کی ضرورت تھی اس نے تھوڑے سے سفر کے بعد تھکن محسوس کرنی شروع کر دی تھی اناؤ میں اس کے گروہ کے چند آدمی موجود تھے وہ اپنے سردار کو زندہ اور صحت مند دیکھ کر بہت خوش ہوئے انہوں نے اس کی خوب آؤ بھگت کی اور اسے ایک اچھے مکان میں ٹھہرا لیا۔

وکرم اور پھولن چند روز اناؤ میں رہے اس دوران پھولن نے دو ڈاکوؤں کو دوسرے دیہاتوں کی طرف روانہ کر دیا تاکہ وہ گروہ کے دوسرے افراد کو وکرم کی صحت یابی سے آگاہ کر دیں اور انہیں ایک جگہ پر اکٹھا ہونے کے لئے بھی کہیں وکرم نے اپنے ہتھیار اور نقدی بائی

جماؤ میں ایک خفیہ جگہ پر رکھ دی تھی ان چیزوں کو لانے کے لئے بائی

جماؤ جانا ضروری تھا اس نے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے مخبر آگے

بھیجے ان مخبروں نے بائی جماؤ جا کر صورت حال کا جائزہ لیا اور واپس

آ کر اطلاع دی کہ وہاں خطرے کی کوئی بات نہیں تھی چند روز بعد وکرم

اور پھولن رات کی تاریکی میں بائی جماؤ میں داخل ہوئے اگرچہ انہوں

نے اپنی آمد کو خفیہ رکھنے کے پورے انتظامات کئے تھے مگر بعض

ٹھاکروں کو شک ہو گیا یہ خبر ہوتے ہوتے پولیس کے کانوں تک پہنچ

گئی۔

ایک تجربہ کار پولیس افسر نے اپنے ساتھیوں کو مشورہ دیا کہ اب انہیں

رشوت دیکر اس مسئلہ کو حل کرنا ہوگا دوسرے افسروں نے اسے

وضاحت کرنے کے لئے کہا۔

پہلے افسر نے جواب دیا یہ بات سب جانتے ہیں کہ وکرم ملاح پر سری

رام نے گولی چلائی تھی یہ شخص اپنے بھائی کے ہمراہ حال ہی میں جیل
سے رہا ہوا ہے۔ جس گروہ کی قیادت آج کل وکرم ملاح کر رہا ہے اس کا
اصل سردار سری رام سنگھ تھا تفتیش کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ
وکرم ملاح ان دونوں بھائیوں کو اپنے گروہ میں شامل کرنے پر تیار نہیں
تھا میں نے سنا ہے کہ سری رام بڑی منت سماجت کے بعد وکرم کے
گروہ میں شامل ہوا تھا اور وہ بھی ایک عام ڈاکو کی حیثیت سے سری
رام ٹھاکر ہے اور وکرم ملاح ہریجن۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی یاد
رکھنے والی ہے کہ وکرم ملاح کے ساتھ ایک چھوکری بھی ہے اس کا نام
پھولن دیوی ہے اور اس کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ یہ کئی
ڈکیتیوں میں حصہ لے چکی ہے یہ چھوکری مردوں سے زیادہ دلیر اور
بہترین نشانہ باز بتائی جاتی ہے وکرم ملاح اور سری رام کے درمیان
اس چھوکری کے معاملے پر بھی اختلاف پایا جاتا ہے میری تجویز یہ ہے

کہ ہم سری رام کو اپنے مقصد کے لئے استعمال کر سکتے ہیں جو کام چنبل وادی کے اندر رہنے والا ایک ڈاکو کر سکتا ہے وہ پولیس کا پورا جتھا بھی کر سکتا ہے۔

تیسرے افسر نے کہا تمہاری تجویز تو معقول معلوم ہوتی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ سری رام سے رابطہ کیسے قائم کیا جائے اور کن شرائط کی بنیاد پر اس کے ساتھ وکرم ملاح کے قتل کا معاہدہ کیا جائے؟

دوسرے افسر نے کہا ہمیں پہلے اس معاملے کے تاریک پہلوؤں پر غور کر لینا چاہیے پہلی بات تو یہ سوچنے والی ہے کہ اوپر والوں کا اس معاملے پر کیا ردعمل ہوگا اور دوسری بات یہ کہ سری رام کس قسم کی سہولتوں کا مطالبہ کرے گا۔

ہو سکتا ہے کہ بعد میں سری رام وکرم ملاح سے زیادہ مصیبت کا باعث بن جائے تیسرے افسر نے کہا کیونکہ ان دونوں بھائیوں کو چنبل وادی

سے جلا دکہا جاتا ہے۔

نہیں نہیں۔ دوسرے افسر نے فوراً کہا ہرگز نہیں اگر ہم نے ایسی حرکت کی تو آئندہ ہم کسی ڈاکو کو اپنے مقصد کے لئے استعمال نہیں کر سکیں گے اس قسم کی باتیں ڈاکوؤں میں بڑی اہمیت رکھتی ہیں پولیس کی شہرت پہلے ہی اچھی نہیں ہے یہ بات پولیس کے تابوت میں ایک اور کیل ٹھونکنے کے برابر ہوگی۔

ٹھیک ہے پہلے افسر نے کہا ہم شرائط طے کرتے وقت احتیاط سے کام لیں گے اور جو معاہدہ کریں گے اس پر پوری طرح عمل کریں گے۔

جہاں تک رابطے کا تعلق ہے اس کے لئے ہمیں اپنے مخبروں سے مدد لینی پڑے گی۔

لمبی چوڑی بحث کے بعد پہلے افسر کو سری رام سے رابطے کا اختیار دے دیا گیا۔

اس افسر نے مخبروں کے ذریعے دیہاتوں میں یہ خبر پھیلا دی کہ وہ سری رام سے ملنا چاہتا ہے یہ بھی مشہور کرا دیا کہ اس ملاقات سے سری رام کو فائدہ ہوگا سری رام اپنے بھائی کے ہمراہ دامن پور میں چھپا ہوا تھا شروع میں دونوں بہت پریشان ہو گئے وہ خوب بات جانتے تھے کہ وکرم انہیں زندہ نہیں چھوڑے گا وہ زیادہ عرصے تک پوشیدہ نہیں رہ سکتے وکرم کا کوئی مخبر یا اس کے گروہ کا کوئی آدمی کسی وقت بھی انہیں دیکھ سکتا تھا ان کے پاس نہ تو اپنا کوئی گروہ تھا اور نہ ہی وسائل تھے۔

دونوں دامن پور کے ایک چھوٹے سے مکان میں بیٹھے اپنی موجودہ حالت پر غور کر رہے تھے۔

سری رام کہہ رہا تھا لالہ رام ہم سے بڑی غلطی ہوئی ہمیں پہلے ہی جان لینا چاہیے تھا کہ اس جنگلی سور کے لئے ایک گولی کافی نہیں ہوگی۔

لالہ رام سر کھجاتا ہوا بولا بھائی سری رام یہ گپ بھی ہو سکتی ہے میں نے اپنی آنکھوں سے شودر بچے کو گرتے دیکھا تھا وہ چند منٹوں کے اندر ٹھنڈا ہو گیا تھا۔

دو چار گولیاں اور چلا دیتے تو بات پکی ہو جاتی۔

سری رام نے کہا ہاتھ کے ہاتھ چھولن کا کام بھی کر دیتے تو اچھا تھا لالہ رام دانت نکالتا ہوا بولا دو چار گولیاں اور چلا دیتے تو اپنی بات بھی پکی ہو جاتی بھائی سری رام وکرم لال کے ساتھی باؤلے کتوں کی طرح بھونکتے ہوئے موقع پر پہنچ جاتے اور ہمیں چاروں طرف سے گھیر کر جنگلی خرگوشوں کی طرح پھاڑ ڈالتے۔

بات تو ٹھیک ہے سری رام بولا۔ پر اب کرنا کیا ہے آگے کی بات بھی تو سوچ۔؟

اسی لمحے ایک بوڑھا اندرونی کمرے سے ان کے کمرے میں داخل ہوا

یہ اس مکان کا مالک تھا جس میں دونوں بھائی اس وقت بیٹھے ہوئے

تھے۔

مہاراج ایک خبر سنی ہے میں نے بوڑھے نے کہا ایک پولیس افسر تم

لوگوں سے ملنا چاہتا ہے یہ سنتے ہی لالہ رام نے رائفل پر ہاتھ مارا اور

اچھل کر کھڑا ہو گیا پولیس افسر کدھر ہے۔؟ اس دروازے پر یا اس

دروازے پر........ اکیلا ہے یا اس کے ساتھ کچھ آدمی بھی ہیں۔؟

سری رام بھی کھڑا ہو گیا تھا وہ ضرور وکرم ملاح کا آدمی ہو گا۔

یہاں کوئی آدمی نہیں ہے مہاراج بوڑھے نے کہا مجھے شیکھر کی زبانی یہ

بات معلوم ہوئی ہے۔

شیکھر کہاں ہے؟ لالہ رام نے پوچھا۔

اپنے گھر میں ہوگا اگر کہو تو اسے یہاں بلا لاؤں۔؟

نہیں نہیں رہنے دو کوئی چال معلوم ہوتی ہے۔

سری رام بولا۔ نہیں نہیں آنے دو پتا تو چلے بات کیا ہے جاؤ اسے بلا لاؤ۔

بوڑھا اٹھ کر باہر چلا گیا پندرہ بیس منٹ کے بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ لمبے قد کا ایک دبلا پتلا نوجوان بھی تھا اس کے چہرے پر لومڑی جیسی مکاری پائی جاتی تھی اس نے دونوں بھائیوں کو پرنام کیا اور چارپائی پر بیٹھ گیا اس نے اپنا نام شیکھر بتایا۔

سری رام نے کہا سنا ہے کوئی ہم سے ملنا چاہتا ہے۔

شیکھر رازدانہ لہجے میں بولا۔ ہاں ایک پولیس افسر تم سے ملنا چاہتا ہے۔

کیا نام ہے اس پولیس افسر کا اور وہ کیوں ہم سے ملنا چاہتا ہے۔؟

نام اور کام تو وہ خود ہی بتائے گا شیکھر نے کہا پر میں ایک بات بتا سکتا ہوں کہ اس ملاقات میں فائدہ تم لوگوں کا زیادہ ہے۔

لالہ رام راتفل ہلاتا ہوا بولا۔ شیکھر یہ کوئی چال تو نہیں ہے۔؟ ہمارے ساتھ دھوکا تو نہیں ہوگا۔؟ یاد رکھ اگر کوئی گڑ بڑ ہوئی تو تیرے پورے کنبے کو لٹکا دوں گا۔

شیکھر گردن لمبی کرتا ہوا بولا اگر فائدہ ہوا تو۔؟

تو کیا لالہ رام غرایا فائدہ ہی ہونا چاہیے ہم نقصان کی بات نہیں سن سکتے۔

واہ مہاراج شیکھر نے کہا یہ اچھا انصاف ہے نقصان ہوا تو پورے کنبے کو لٹکا دو گے اور فائدہ ہوا تو اکیلے ہی اکیلے بغلیں بجاؤ گے ایسی تو کبھی نہ سنی تھی ہم نے۔

ہم بغلیں بجائیں گے تو تو بھی بغلیں بجائے گا مرلی رام نے کہا تیرا کیا خیال ہے لالہ رام۔؟

لالہ رام بھائی کو ایک طرف لے گیا اور رازدارانہ لہجے میں بولا مجھے تو

یوں لگے کہ وکرم ملا ت کے بچنے کی خبر سن کر پولیس بھی پریشان ہے ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے کوئی کام لینا چاہتے ہوں مل لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

گرفتار نہ کرلیں سری رام نے خدشہ ظاہر کیا۔

گرفتار کیوں کریں گے تم نے کیا کیا ہے چوری ڈکیتی قتل

............کچھ بھی تو نہیں کیا ہے۔

سری رام آنکھیں پھیلاتا ہوا بولا قاتلانہ حملہ تو کیا ہے۔

ہاں.........حملہ! موقع کے گواہ کدھر ہیں۔؟ تھوڑی سی بحث و تمحیص کے بعد دونوں پولیس افسر سے ملاقات کرنے پر تیار ہو گئے شیکھر نے یہ خبر آگے پہنچا دی درمیانی لوگوں کے ذریعے ملاقات کی جگہ اور وقت کا تعین کیا گیا بالآخر احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے بعد دونوں ایک خفیہ اور تنہا جگہ پر پولیس افسر سے ملے۔

ہری رام نے بغیر کسی رسمی بات چیت کے کہا کیا چاہتے ہو۔؟ صاف اور سیدھی بات کرو۔

تمہیں پتہ ہے کہ وکرم ملاح زندہ ہے۔؟ پولیس افسر نے کہا حالانکہ تم ایسا نہیں چاہتے۔

ہم تو پولیس والوں کو بھی زندہ نہیں دیکھنا چاہتے۔

لالہ رام نے کہا تم اپنی بات کرو تم کیا چاہتے ہو۔؟

ہم بھی وکرم ملاح کو مردہ دیکھنا چاہتے ہیں۔

لالہ رام طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا کیا پولیس والوں نے رائفلوں کے ڈنڈے بنا لئے ہیں یا ان کی رائفلیں جام ہو گئی ہیں۔

ہم یہ کام جلدی نمٹانا چاہتے ہیں پولیس افسر نے کہا اور ہمارا خیال ہے کہ اس کام کے لئے تم دونوں سے بہتر اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

مہاراج ایک بات تو بتاؤ لالہ رام نے کہا۔

اس گنگا دیش کے قانون میں قاتل کی کیا سزا ہے۔؟

ان باتوں کو چھوڑو لالہ رام کام کی بات کرو موذی کو مارنے والا قاتل نہیں ہوتا۔

بھائی سری رام سن رہے ہو۔ لالہ رام نے کہا ان کے قانون میں لکھا ہے کہ موذی کو مارنے والا قاتل نہیں ہوتا.......... پر یہ تو پتہ چلے کہ موذی کس کو کہتے ہیں کل کو اگر تم نے ہمیں بھی موذی کہہ دیا تو کون تمہاری زبان پکڑے گا۔؟

یہی سب کچھ طے کرنے کے لئے تو میں یہاں پر موجود ہوں پولیس افسر نے کہا میری بات کو غور سے سنو اور پھر بتاؤ کہ تم اس کام کے عوض کیا چاہتے ہو بات یہ ہے کہ ہم وکرم ملاح کی موت کا اعلان کر چکے ہیں لیکن ہمیں پتہ چلا ہے کہ وہ زندہ ہے اور دوبارہ اپنے آدمی اکٹھے کرنے کی کوشش کر رہا ہے سنا ہے کہ آج کل وہ بائی جماؤ میں اپنے چچا

کے گھر میں چھپا ہوا ہے۔

پھر تو بڑی آسان بات ہے لالہ رام نے کہا پولیس کا جتھا لے کر پہنچ جاؤ اور موذی کو ختم کر دو تمہارے ہاتھ کیوں گندے کرواتے ہو۔

پولیس افسر جھنجھلا کر بولا تمہارے ہاتھ تو پہلے ہی گندے ہیں لالہ رام میری بات ذرا صبر کے ساتھ سنو میں تمہیں جو کچھ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں اس میں تمہارا بھی فائدہ ہے بات سمجھ میں آ جائے تو ہاں کر دینا نہیں تو اپنا راستہ ناپنا تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تم لوگوں کو پولیس کے جتھے کی پہلے ہی خبر ہو جاتی ہے تم لوگوں کے مخبر جگہ جگہ موجود ہوتے ہیں ہم پولیس کا جتھا لے کر نکلے تو کرم کو پہلے ہی پتا چل جائے گا اور وہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی غائب ہو جائے گا لیکن جو تجویز میرے ذہن میں ہے وہ ذرا مختلف قسم کی ہے آدھا کام ہم کریں گے اور آدھا تم کرو گے۔

تم کیا کرو گے۔؟ سری رام نے پوچھا۔

ہم ہانکا کریں گے پولیس افسر نے کہا ہانکا سمجھتے ہو نا؟ جب شکاری کسی موٹے شکار کے لئے نکلتا ہے تو وہ دیہاتوں کو ساتھ لے جاتا ہے پھر خود ایک جگہ پر گھات لگا کر بیٹھ جاتا ہے اور دیہاتی شکار کو ہانکتے ہوئے گھات والی جگہ کی طرف لے جاتے ہیں تمہیں وکرم ملاح کے طور طریقے اچھی طرح معلوم ہیں ہم ایسا کریں گے کہ پولیس پارٹی کے ساتھ گاؤں پر چھاپہ ماریں گے وکرم ملاح پولیس کی اطلاع پاتے ہی نکل کر بھاگے گا اور سیدھا تمہارے جال میں پھنس جائے گا کیوں کیسی ترکیب ہے۔؟

ترکیب تو اچھی ہے سری رام نے کہا اگر ہم نے شکار مار لیا تو ہمیں کیا ملے گا۔؟

ہم تم دونوں بھائیوں کو ایک بہت بڑا تحفظ دے سکتے ہیں پولیس افسر

نے کہا اگر تم وکرم کو قتل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ضلع کا پورکی

حدود کے اندر کوئی جرم نہیں کرو گے وکرم ملات کو قتل کرنے کے بعد

اسلحہ تمہارے ہاتھ لگے گا وہ تم پولیس کے حوالے کر دو گے البتہ نقدی

اور دوسرا مال تمہارا ہو گا۔

لالہ رام نے پوچھا اور پولیس کی طرف سے کیا انعام ملے گا۔؟

یہ انعام کیا کم ہے کہ پورے ضلع میں تم پر کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکے گا اس

سے بڑا انعام اور کیا ہو سکتا ہے تمہارا سب سے بڑا دشمن ختم ہو جائے گا

اور پولیس بھی تم پر ہاتھ نہیں ڈالے گی ویسے میں تمہارے خرچے کا

انتظام بھی کر دوں گا بولو منظور کرتے ہو۔؟

سری رام لالہ رام کچھ دیر علیحدگی میں مشورہ کرتے رہے پھر سری رام

نے پولیس افسر سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ تعاون کرنے پر تیار ہیں۔

وکرم ملات کے ساتھ ایک چھوکری بھی ہے لالہ رام نے کہا اس کے

بارے میں کیا حکم ہے۔؟ کیا اس کا بھی جھٹکا کر دیا جائے۔؟

کون سی چھوکری۔؟ پولیس افسر نے پوچھا حالانکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ لالہ رام پھولن دیوی کا ذکر کر رہا ہے۔

پھولن دیوی اس کا نام ہے۔

پولیس افسر نے پرخیال انداز میں سر ہلایا بولا۔ نام تو برا نہیں ہے۔

لالہ رام تلخی سے بولا۔ نام تو برا نہیں ہے پر چھوکری خطرناک ہے بات کرو تو بجلی کی طرح چمکتی ہے۔

چمکتی بھی ہے اور کڑکتی بھی ہے سری رام نے کہا مجھے اس نے بتا دیا تھا۔

پولیس افسر نے آنکھیں گھما کر کہا سری رام معلوم ہوتا ہے کہ تم نے میری بات غور سے نہیں سنی میں نے کہا ہے کہ وکرم کو قتل کرنے کے بعد جو اسلحہ تمہارے ہاتھ لگے گا وہ تم پولیس کے حوالے کر دو گے اس

کے علاوہ جو نقدی اور مال تمہارے ہاتھ آئے گا وہ تمہارا ہوگا۔ اس

نے مال پر خاص زور دیا میری بات سمجھ رہے ہونا۔؟

ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ سری رام نے کہا سب کچھ سمجھ میں آگیا ہے۔

اب تم دونوں تیار رہنا پولیس افسر اٹھتا ہوا بولا میں ہانکے کا پروگرام

طے کرنے کے بعد تمہیں خبر دوں گا۔

وکرم ملاح اور پھولن دیوی بائی جماؤ میں بڑے لعل کے گھر میں مقیم

تھے وکرم کی صحت تیزی سے بحال ہو رہی تھی اور وہ ڈاکٹر کی ہدایت

کے مطابق زیادہ سے زیادہ آرام کر رہا تھا ایک روز مخبر دوڑتا ہوا وکرم

کے پاس پہنچا اور بولا ایک پولیس پارٹی گاؤں کی طرف آ رہی ہے۔

وکرم نے اپنے چچا کو بلا کر کہا کہ وہ پھولن کے ساتھ دریا کی طرف جا

رہا ہے بڑے لعل نے کہا۔

فی الحال تمہیں آرام کرنا چاہیے ابھی تمہارے لئے چلنا پھرنا مناسب

نہیں ہے۔

بات یہ ہے کہ ایک پولیس پارٹی اس طرف آرہی ہے وکرم نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے مخبر کردی ہے۔

بڑے لعل کو خیال آیا کہ پولیس ایک بار پہلے اسے دھمکی دے چکی ہے ایسا نہ ہو کہ اس دفعہ وہ اسے وکرم کو پناہ دینے کے جرم میں گرفتار کر کے لے جائیں اس نے جلدی سے کہا میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔

تم یہیں رہو چاچا، وکرم نے کہا تمہارا گھر میں رہنا ضروری ہے۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے بڑے لعل نے کہا تمہیں میری ضرورت ہوگی میں چند چھپنے کی جگہیں بھی جانتا ہوں۔

وکرم نے اپنی بات پر زیادہ زور نہیں دیا اس نے اور پھولن نے اپنی اپنی رائفل کے علاوہ چند ضروری چیزیں اٹھائیں اور بڑے لعل کے ہمراہ گھر سے نکل گئے ان کا رخ دریا کی طرف تھا وہ اگست کا مہینہ تھا

اور آسمان پر بادلوں کے ٹکڑے تیر رہے تھے سورج کبھی بادلوں کے پیچھے چھپ جاتا اور کبھی ظاہر ہو جاتا تھا تینوں تھوڑی ہی دیر میں ٹیلوں اور گھنے درختوں میں گم ہو گئے وہ گاہے بگاہے پیچھے مڑ کر دیکھ لیتے تھے۔ ایک محفوظ مقام پر پہنچ کر پھولن نے ایک ببول کے درخت کے نیچے دری بچھائی اور تینوں اس کے اوپر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے وہ اس بات سے بالکل بے خبر تھے کہ موت لالہ رام اور سری رام کے روپ میں ان کا تعاقب کر رہی تھی پھولن نے اپنی رائفل دونوں ہاتھوں میں پکڑ رکھی تھی اور کسی متوقع خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھی اس جنگل میں پرندوں کی آوازوں کے سوا کوئی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی۔

میرا خیال ہے کہ ہمیں جلد از جلد گاؤں چھوڑ دینا چاہیے۔ وکرم نے کہا پولیس کو پتہ چل گیا ہے کہ میں زندہ ہوں اب وہ پھر دوسرے تیسرے

روز گاؤں کا چکر لگائیں گے۔

میں تو یوں کہوں کہ ابھی چلو۔ پھولن دیوی نے کہا اس گاؤں میں اب

میرا دل نہ لگے ہے۔

تو جنگلوں میں رہنے کی عادی ہو گئی ہے وکرم نے کہا گاؤں میں تیرا

دل کیسے لگ سکتا ہے۔

یہ بات نہیں ہے اپنے گاؤں کی تو بات ہی کچھ اور ہووے پر اب تو شاید

اپنے گاؤں میں بھی دل نہ لگے گا میں تو مٹی کے کھلونوں سے دل

بہلایا کرتی تھی تو نے میرے ہاتھ میں رائفل دے دی اب ان

کھلونوں میں کیسے جی لگے گا پھر وہ بادلوں کو گھورتی ہوئی بولی جانے کیا

بات ہے آج میرا جی بہت گھبرا رہا ہے شاید کچھ ہونے والا ہے۔

وکرم ہنسنے لگا بولا۔ بچھڑے ہوئے بہن بھائی یاد آ جائیں تو ایسے ہی

ہوتا ہے۔

نہیں کچھ اور بات معلوم ہووے بھائی بہن تو مجھے کبھی بھی نہیں بھولے

وکرم دری پر لیٹتا ہوا بولا۔ مجھے نیند آ رہی ہے بڑے لعل بولا تجھے آرام

کی ضرورت ہے تیرا زخم بھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا۔

پھولن اٹھتی ہوئی بولی۔ تو آرام کر میں ذرا دریا کے کنارے جا رہی

ہوں۔

اس نے اپنی رائفل درخت کے ساتھ ٹکا دی اور ٹیلوں کے درمیان

سے ہوتی ہوئی دریا کے کنارے پہنچ گئی یہ اس کی سب سے بڑی غلطی

تھی اسے رائفل ہاتھ سے نہیں رکھنی چاہیے تھی دریا کے کنارے بیٹھ

کر وہ پرانی یادوں میں کھو گئی بچپن کتنا خوب صورت اور پر بہار تھا ماں

باپ کی تلخی اور تنگ دستی کے باوجود اسے زندگی سے کوئی شکایت نہیں

تھی اگرچہ ان کے چھوٹے سے کچے گھر میں زندگی کی آسائشیں نہیں

تھیں پر وہ خوش تھی اسے آج بھی دریا کے کنارے ہم عمر بچوں کے

ساتھ گلی ڈنڈا کھیلنا یاد تھا اگر اس کا باپ گیارہ برس کی عمر میں اسے ایک بڈھے کے پلے نہ باندھ دیتا تو آج کی زندگی بہت مختلف ہوتی یا اگر مایا دین اس کے خلاف چوری کا جھوٹا مقدمہ نہ بناتا تو شاید وہ ان جنگلوں میں نہ بھٹک رہی ہوتی۔

دریا کا پانی، حالیہ بارشوں کے سبب گدلا ہو رہا تھا اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا پھولاں اپنے آس پاس پڑے ہوئے کنکر اٹھا کر پانی میں پھینکنے لگی وہ اس بات سے قطعی بے خبر تھی کہ چند لمحوں کے بعد اس کی زندگی کے سیاہ ترین سانحے کی ابتداء ہونے والی تھی چند ساعتوں کے بعد اس نے یکے بعد دیگرے فائر کی دو آوازیں سنیں آوازیں بالکل قریب سے آئی تھیں شاید پولیس پارٹی ان کے تعاقب میں وہاں تک پہنچ گئی تھی وہ تیزی سے اٹھی اور دوڑ کر قریبی ٹیلے کی اوٹ میں چلی گئی تب اسے احساس ہوا کہ وہ اپنی رائفل وکرم کے پاس چھوڑ آئی

تھی دو گولیاں چلنے کے بعد بالکل سناٹا چھا گیا تھا اگر گولیاں وکرم پر چلائی گئی تھیں تو اس کی طرف سے جوابی فائر ہونا چاہیے تھا اچانک اس کے ذہن میں ایک روح فرسا خیال آیا کہیں ایسا تو نہیں کہ کسی نے وکرم اور بڑے لعل کو سوتے میں ہلاک کر دیا ہو۔؟ وہ پورے بیس منٹ تک ٹیلے کے پیچھے چھپی رہی پھر محتاط انداز میں اٹھی اور دوڑ کر دوسرے ٹیلے کی اوٹ میں پہنچ گئی اگر اس کے ہاتھ میں رائفل ہوتی تو وہ خود کو اتنا بے بس محسوس نہ کرتی۔ چند لمحوں تک وہ دوسری طرف کا جائزہ لینے کی کوشش کرتی رہی پھر اگلے ٹیلے کی طرف دوڑی۔

تب ہی ایک شخص جھاڑیوں کی اوٹ سے نکل کر اس کے سامنے آ گیا اس نے اسے روکنے کے لئے دونوں ہاتھ پھیلائے تھے پھولن نے اسے پہچاننے میں دیر نہیں لگائی وہ لالہ رام سنگھ تھا پھولن نے اسے غچہ دے کر نکل جانے کی کوشش کی اتنے میں دوسری طرف سے سری رام

بھی نکل آیا اس نے اپنی رائفل کے علاوہ اس کی اور وکرم ملاح کی رائفل بھی اٹھا رکھی یہ دیکھ کر پھولن کے ہاتھ پیر پھول گئے سانپ اپنا وار کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا یقیناً دونوں بھائیوں نے وکرم اور بڑے لعل کو قتل کر دیا تھا اور اب اسے قتل کرنا چاہتے تھے وہ نہ بھاگ سکتی تھی اور نہ مقابلہ کر سکتی تھی اس کی رفتار گولی سے تیز نہیں ہو سکتی تھی۔

وکرم.......وکرم.......وہ چلائی.........تم کہاں ہو۔؟

لالہ رام دانت نکالتا ہوا بولا۔ اپنے گلے کو تکلیف مت دے چھوری تیری آواز جہنم تک نہیں پہنچ سکتی اس نے وحشیانہ قہقہہ لگایا تیرا اسور ما اس وقت جہنم میں آرام کر رہا ہے۔

پھولن نے پوری قوت سے اس کے پیٹ میں ٹھوکر ماری لالہ رام درد کی شدت سے دہرا ہو گیا پھولن نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر مکا

رسید کیا اور تیزی سے اڑنگا لگا کر اسے نیچے گرا دیا۔

ٹھاکر کتے۔ اس نے چیخ کر کہا مجھے کمزور نہیں سمجھنا۔

عین اس وقت سری رام نے عقب سے اس کی گردن پر رائفل کا کندہ مارا پھولن چکرا گئی اتنے میں لالہ رام بھی سنبھل چکا تھا اس نے آگے بڑھ کر پھولن کے جبڑے پر ایک زوردار گھونسا مارا اس دوطرفہ چوٹ سے پھولن کے حواس گم ہو گئے وہ لڑکھڑاتی ہوئی کئی قدم پیچھے ہٹی تاہم اس نے خود کو بروقت سنبھال لیا۔

بے غیرتو۔ اس نے کہا اگر مرد ہو تو باری باری مقابلے پر آؤ ایک رائفل میرے ہاتھ میں دے دو۔

باری باری بھی آئیں گے لالہ رام نے کہا ابھی تو کلیجہ ٹھنڈا نہیں ہوا۔

سری رام نے رائفلیں ایک طرف رکھ دیں اور لالہ رام کے ساتھ مل کر پھولن پر ٹوٹ پڑا دونوں نے اس پر لاتوں گھونسوں اور مکوں کی بارش

کر دی پھولن کچھ دیر مقابلہ کرتی رہی لیکن پھر نڈھال ہو کر گر پڑی اس کا چہرہ زخمی ہو گیا تھا دونوں بھائی اسے گھسیٹتے ہوئے دریا کے کنارے لے گئے جہاں ایک چھوٹی سی کشتی کھڑی تھی لالہ رام نے اسے دھکا دے کر کشتی میں پھینکا اور چپو سنبھال لئے سری رام نے رائفلیں کشتی کے پچھلے حصے پر رکھ دیں اور بولا۔ لالہ رام آج تو جشن منانے کا دن ہے پھولن نے سر اوپر اٹھا کر دیکھنا چاہا تو لالہ رام نے اس کے منہ پر زوردار ٹھوکر ماری پھر بولا۔ حرام زادی سر نیچے رکھ دیکھتی نہیں ہم ٹھاکر یہاں بیٹھے ہیں ہم اونچی جات والے ہیں تیرا سر ہمارے پاؤں میں اچھا لگے ہے کیوں بھائی سری رام، میں نے جھوٹ تو نہیں کہا۔؟

سری رام قہقہہ لگاتا ہوا بولا یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے بھلا کسی ٹھاکر نے بھی کبھی جھوٹ بولا ہے کیوں ری پھولن دیوی تیرا وہ کھرا آدمی کدھر ہے جس کے بل پر تو اترائی تھی۔؟

پھولن کے حواس پوری طرح کام نہیں کر رہے تھے تشدد کے سبب وہ بالکل نڈھال ہو چکی تھی اس نے بڑی مشکل سے اپنے خیالات کو زبان دیتے ہوئے کہا سری رام کھرا آدمی مر کے بھی کھرا ہی رہے گا۔ وکرم ملاح دلیر آدمی تھا اس نے کبھی چھپ کر وار نہیں کیا تھا وہ عورت پر ہاتھ نہ اٹھاوے تھا بے غیرت، کمینے کتے.........اگر تیری رائفل میں کوئی گولی باقی ہے تو مجھے ختم کر دے۔

سری رام آنکھیں پھیلاتا ہوا بولا بھائی لالہ رام یہ تو اب بھی بولتی ہے۔ لالہ رام بولا۔ بولتی ہے اور خوب بولتی ہے جب ہی تو اسے مارنے میں مجا آوے ہے اے ری چھوری ہم تجھے اتنے آرام سے ختم نہیں کرنے کے ابھی ہمارا کلیجہ ٹھنڈا نہیں ہوا تو بھی تماشا دیکھ ہم بھی دیکھتے ہیں۔ سری رام نے کہا اگر یہ میری بات مان لیتی تو آج اس کا سر اتنا نیچے نہ ہوتا۔

میرا سر آج بھی اونچا ہے ٹھاکر کتے، پھولن نے کہا پر اندھوں کو نظر نہ آوے۔

لالہ رام پھولن کے قریب بیٹھا تھا اس نے اپنا پیر پھولن کے سر پر رکھ دیا اور اسے دباتا ہوا بولا واہ واہ کیسا اونچا سر ہے کتے کی دم کی طرح۔
ایک طویل سفر طے کرنے کے بعد ان کی کشتی کنارے پر رک گئی دونوں بھائی اٹھے پھولن کو گھسیٹ کر باہر نکالا اور اسے آگے آگے چلنے کا حکم دیا پریشان حال اور نڈھال پھولن بکھرے بالوں کے ساتھ لڑکھڑاتی ہوئی ٹھاکر بھائیوں کے آگے آگے چلنے لگی سامنے ایک چھوٹی سی بستی تھی پھولن نے نظر اٹھا کر دیکھا تو اسے پہچان لیا یہ مائی نامی گاؤں تھا یہ وہی جگہ تھی جہاں سریندر سنگھ نامی نوجوان نے کبڈی کے میدان میں پھولن کی بے عزتی کی تھی۔

بستی کے سامنے لوگوں کا ایک ہجوم پھولن کا تماشا دیکھنے کے لئے جمع

ہو گیا تھا سری رام اور لالہ رام پھولن کو دھکے دیتے ہوئے قہقہے لگاتے ہوئے لا رہے تھے پھولن اگر ذرا سا رکتی یا آہستہ ہوتی تو دونوں بھائی اسے گھونسے اور لاتیں رسید کرتے گاؤں کے لوگوں میں زیادہ تر تماشا دیکھنے والے تھے، چند شریف لوگ بھی تھے انہوں نے دبی زبانوں سے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی اور لوگوں سے کہا کہ انہیں مظلوم لڑکی کی مدد کرنی چاہیے لیکن کسی نے اس ظلم کو روکنے کی جراءت نہیں کی۔ ٹھاکر بھائیوں کی اس گاؤں میں بڑی دہشت تھی لوگ ان کی داستانیں سنتے رہتے تھے۔

شام ہو چکی تھی اور بیہ مائی کی فضاء میں ایک غمناک نغمہ گونج رہا تھا پھولن گاؤں کی کچی گلیوں میں بے آواز سسکیاں لیتی ہوئی چل رہی تھی اس کے حواس سن ہو چکے تھے بازو بے جان لکڑیوں کی مانند کندھوں کے ساتھ لٹک رہے تھے بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں بند ہوئی جا

رہی تھیں صرف ٹانگیں حرکت میں تھیں اس کے پیچھے لوگوں کا ایک ہجوم دھول اڑاتا ہوا چل رہا تھا ان میں بوڑھے بھی تھے نوجوان بھی تھے اور بچے بھی تھے کچھ احتجاج کر رہے تھے کچھ افسوس کر رہے تھے کچھ شیطان صفت لطف اندوز ہو رہے تھے اور پر جوش آوازوں میں ایک دوسرے کو بتا رہے تھے کہ یہ وہی پھولن دیوی ہے جس نے کبڈی کے میچ میں حصہ لیا تھا یہ ڈاکو چھوکری ہے خطرناک ڈاکو ہے اسے

مارو.........خوب مارو۔

گاؤں کے تمام دروازے کھل گئے تھے عورتیں روتے بسورتے بچوں کو سنبھالتی ہوئی گلی میں پہنچ گئی تھیں کچھ کانوں کو ہاتھ لگا رہی تھیں کچھ آنکھیں پھیلائے پھولن دیوی کی دہشت کے قصے سن رہی تھیں اور ٹھاکر بھائی پھولن دیوی کو اس طرح ہانک رہے تھے جیسے گاڑی والا کسی اڑیل بیل کو ہانکتا اور برا بھلا کہتا ہے۔

کچھ دیر بعد یہ جلوس ایک مکان کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔

ایک بوڑھے نے ہمت کر کے کہا مہاراج اس عورت نے کیا جرم کیا ہے؟ اس پر اتنا ظلم کیوں کر رہے ہو۔؟

چند ایک اور بھی شریف لوگ آگے بڑھے اور ڈرتے ڈرتے احتجاج کیا ایک نے کہا بے چاری عورت ہے چھوڑ دو اسے معاف کر دو اگر اس نے کوئی جرم کیا ہے تو اسے کافی سزا مل چکی ہے غصہ جانے دو۔ مردوں کو ایسی باتیں زیب نہیں دیتیں۔

بوڑھے نے کہا۔ بھگوان سے ڈرو معاف کر دو بے چاری کو یہ بھی کسی کی بہو بیٹی ہے۔

لالہ رام کڑک مار کر بولا۔ پرے ہٹ جا بڈھے نہیں تو تیرا بھی حشر کر دوں گا کیا لگے ہے یہ تیری۔؟ بہو لگے ہے بیٹی لگے ہے یا بہن لگے ہے۔؟

مہاراج میرا کوئی رشتہ نہیں ہے اس سے بوڑھا پیچھے ہٹتا ہوا بولا پر یہ بھی میری بہو بیٹیوں کی طرح ہے غصہ تھوک دو۔

لالہ رام نے رائفل لوڈ کی اور ایک ہوائی فائر کیا لوگ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئے بچے چیختے ہوئے گھروں کی طرف بھاگے کسی نے پولیس کا نام لیا۔

لالہ رام شیطانی قہقہہ لگاتا ہوا بولا کون ہے یہ پولیس کا لگتا........ہم اس علاقے کے بادشاہ ہیں پولیس ہم پر ہاتھ نہیں ڈال سکتی پولیس کے بڑے بڑے افسر ہمیں سلام کرتے ہیں جاؤ جس کو جانا ہو پولیس کے پاس۔

سری رام نے پھولن کو بالوں سے پکڑ لیا اور اسے کھینچتا ہوا ایک کمرے میں لے گیا چل گھس جا اندر آرام کر لے بہت تھک گئی ہو گی تو اس نے اسے دھکا دے کر چارپائی پر گرا دیا پھر تیر سے ساتھ باری باری

مقابلہ ہوگا وہ کمرے سے نکل گیا اور باہر سے تالا لگا دیا۔
پھولن دیوی بستر پر گر کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی وہ بالکل ٹوٹ چکی تھی کمرہ تاریک تھا ہوا یا روشنی کے اندر داخل ہونے کے لئے کوئی راستہ نہیں تھا کوئی معمولی سی جھری بھی نہیں تھی پھولن کے کانوں میں لوگوں کی آوازیں آ رہی تھیں وہ زور زور سے بول رہے تھے پھولن ان بے ہنگم آوازوں کا مطلب نہیں سمجھ سکی پھر اس نے اتنا ضرور سنا کہ اس کا نام بار بار لیا جا رہا تھا اسے یقین ہو گیا کہ وہ اس کی زندگی کا آخری دن تھا تاہم اسے یہ بھی پتا تھا کہ موت سے پہلے اسے کئی اذیت ناک مرحلوں سے گزرنا پڑے گا ورنہ ٹھاکر بھائی اسے جنگل میں ہی قتل کر دیتے ابھی اس کی قسمت میں مزید رسوائیاں لکھی تھیں اس کے دل میں فوری موت کی خواہش پیدا ہوئی پر موت اس سے بہت دور تھی اگر اس کے پاس خنجر ہوتا تو وہ اسے اپنے سینے میں اتار لیتی اگر پستول ہوتا

تو اسے کنپٹی کے ساتھ لگا کر سانسوں کا رشتہ منقطع کر دیتی ما چس ہوتی

تو اس کمرے کو اپنی چتا میں تبدیل کر دیتی۔ لیکن اس کے پاس کچھ بھی

نہیں تھا وہ لمحہ لمحہ موت کی اذیت برداشت کرنے پر مجبور تھی۔

کچھ دیر بعد اس کی آنکھیں تاریکی سے مانوس ہوئیں تو وہ اٹھ بیٹھی اور

کمرے کا جائزہ لیا کمرے میں چارپائی کے علاوہ ایک مٹکا ایک گلاس

اور ایک بالٹی موجود تھی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے وہ ہتھیار کے طور پر

استعمال کر سکتی اس نے اٹھ کر پانی پیا منہ دھویا اور وہاں سے فرار

ہونے کے امکانات پر غور کرنے لگی لیکن دیواریں سخت اور دروازہ

مقفل تھا اگر وہ دیوار میں نقب لگا کر نکلنے کی کوشش بھی کرتی تو کوئی

فائدہ نہ ہوتا تھا کر بھائی اسے دوبارہ دبوچ لیتے اور پہلے سے زیادہ برا

سلوک کرتے۔

رات دھیرے دھیرے اپنے پر پھیلا رہی تھی اور تاریکی گہری ہوتی جا

رہی تھی پھولن کمرے کے اندر سخت اذیت محسوس کر رہی تھی وہ کبھی
لیٹ جاتی کبھی اٹھ کر تاریکی میں گھورنے لگتی اور دروازے کو کھینچ کر
دیکھتی باہر سے آنے والی آوازیں رفتہ رفتہ معدوم ہو گئیں تماشائی
اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تھے کسی نے بھی مظلوم لڑکی کی رہائی کے
لئے خود کو خطرے میں ڈالنا پسند نہیں کیا تھا۔
پھولن دیوی بستر پر لیٹ کر چھت کو گھورنے لگی اس کے بدن کا جوڑ جوڑ
درد کر رہا تھا جسم کے کئی حصے چوٹوں کی وجہ سے سوج گئے تھے لیٹے لیٹے
اس کی آنکھیں بوجھل ہو گئیں اور نیند اس کے حواس پر غالب آنے لگی
تب ہی اس کے کانوں میں کھٹ پٹ کی آواز آئی اس کے حواس ایک
بار پھر بیدار ہو گئے کوئی شخص تالا کھول رہا تھا لمحہ بھر کے بعد ایک ہیولا
اندر داخل ہوا اس نے اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا اور سیدھا بستر کی
طرف بڑھا پھولن اٹھ کر بیٹھ گئی سمٹ کر پیچھے ہٹ گئی آنے والے کے

قد سے اس نے اندازہ لگا لیا کہ وہ سری رام تھا پھولن کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اس کی آمد کا مقصد کیا تھا اسے یہ بھی معلوم تھا کہ وہ اپنا دفاع کرنے کے قابل نہیں تھی تاہم وہ آسانی سے ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھی جب سری رام نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے ایک زوردار گھونسہ اس کے منہ پر مارا اور ناخنوں سے اسے نوچنے کی کوشش کی۔

سری رام بکتا ہوا پیچھے ہٹا پھر پوری قوت سے پھولن کے سر پر مکا مارا، وہ مکا اتنا شدید تھا کہ اسے اپنا سر پھٹتا ہوا محسوس ہوا اس کی ساری مدافعت جواب دے گئی وہ بستر پر گر کر ہانپنے لگی پھر سری رام بالکل وحشی بن گیا۔

پون گھنٹے کے بعد وہ کمرے سے نکل گیا اور اپنے پیچھے ظلم اور بربریت کے آثار چھوڑ گیا پھولن ابھی سنبھلنے بھی نہ پائی تھی کہ کمرے کا دروازہ

دوبارہ کھلا اور ایک اور ہیولا بستر کی طرف بڑھا وہ شاید لالہ رام تھا۔ وہ

بربریت میں اپنے بھائی سے بھی آگے بڑھ گیا۔

اگلی صبح اسے تھوڑی دیر کے لئے کمرے سے نکالا گیا جب وہ حوائج

ضروریہ سے فارغ ہوگئی تو دوبارہ اسے کمرے میں بند کر دیا گیا اور

ناشتے کے لئے ابلا ہوا دلیا دیا گیا اس کی حالت اتنی خراب تھی کہ اس

نے دلیے کی طرف دیکھا تک نہیں البتہ تھوڑا سا پانی پیا اور دوبارہ بستر

پر لیٹ گئی اس کا لباس چیتھڑوں کی صورت میں لٹک رہا تھا اور چہرہ

بری طرح سوجا ہوا تھا۔

تھوڑی دیر بعد سری رام اس کے کمرے میں داخل ہوا اور وحشت اور

بربریت کی داستان دن کی روشنی میں دھرائی جانے لگی۔!

سری رام! میں تجھے درگا دیوی کا واسطہ دیتی ہوں پھولن نے کہا

میرے ساتھ یہ ظلم نہ کر۔

سری رام قہقہہ لگاتا ہوا بولا اری تو نے ہمارا ظلم تو دیکھا ہی نہیں لوگ قصائی کہتے ہیں قصائی ہم زندہ آدمی کے ٹکڑے کر دیتے ہیں تو تو ابھی سالم ہے چند خراشوں سے گھبرا گئی۔؟

اگر تو قصائی ہے تو مجھے ختم کر دے۔ پھولن نے کہا میرے بھی ٹکڑے کر دے گلا کاٹ دے میرا مجھے زہر لا دے کہیں سے۔

ابھی تیرا وقت نہیں آیا ہر کام وقت پر اچھا لگتا ہے۔

ان اذیت ناک دنوں کی یاد پھولن کی روح پر آج بھی کپکپی طاری کر دیتی ہے اس کا ہر دن عذاب اور ہر رات جہنم میں گزرتی تھی ان دنوں وہ وقت کا سارا حساب بھول گئی تھی اسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ کب صبح ہوتی تھی اور کب شام ہو وہ سارا وقت نیم بے ہوشی کی حالت میں بستر پر پڑی رہتی تھی۔

ایک صبح لالہ رام اسے کمرے سے کھینچ کر باہر نکال لایا نیم تاریک

کمرے سے ایک دم سورج کی تیز روشنی میں آ کر پھولن کی آنکھوں

میں چبھن ہونے لگی اس نے روشنی سے بچنے کے لیے آنکھوں پر بازو

رکھ لیا وہ ابھی تک اپنے میلے پھٹے ہوئے کپڑوں میں ملبوس تھی سری

رام سائے میں ایک چارپائی پر بیٹھا تھا پھولن کے باہر آتے ہی بہت

سے مرد اور بچے وہاں جمع ہو گئے تاہم ان میں عورت کوئی نہیں تھی ہر

شخص خوفزدہ نظروں سے پھولن کی طرف دیکھ رہا تھا۔

اگر یہ سلوک کسی ٹھاکر عورت سے کیا جاتا تو پورا گاؤں اٹھ کھڑا ہوتا اور

ان کی عورت کی بے حرمتی کرنے والے کو موت کے گھاٹ اتارنے

کے بعد چین سے بیٹھتا۔ لیکن ایک ہریجن لڑکی ان کے دل میں کیا

وقعت ہو سکتی تھی اس کے ساتھ کچھ بھی ہو جائے ان کی غیرت بھلا

کیوں جوش میں آتی۔

پھولن کو کمرے سے باہر نکالنے کے بعد لالہ رام نے اس کے قدموں

میں ایک بالٹی پھینکی اور کہا جا جا کر کنویں سے پانی بھر لا۔

اپنی تمام بے بسی اور کمزوری کے باوجود پھولن نے شکست تسلیم نہیں کی تھی وہ ٹھاکروں کے سامنے جھکنے پر تیار نہیں تھی بالٹی کو ٹھوکر مارتی ہوئی بولی میں رانڈل چاہتی ہوں پانی نہیں بھرتی جا اپنی ماں کو بھیج پانی بھرنے کے لئے۔

بالٹی اٹھا لے، نہیں تو بہت برا ہوگا۔

برا ہونہہ..........اب اور کیا برا ہوگا میں تیرے باپ کی نوکر نہیں ہوں جو پہلے نہیں کیا وہ بھی کر کے دیکھ لے۔

لالہ رام غصے سے اس کی طرف بڑھا، بالٹی اٹھاتی ہے یا اٹھاؤں ہاتھ۔

پھولن نے اس کے منہ پر تھوک دیا۔ ہاں..........اٹھا ہاتھ ٹھاکر کے مار لے مجھے جان سے مار دے..........پہلے کیا نہیں کیا تو نے۔

لالہ رام نے اس کے منہ پر مکا مارا اٹھاتی ہے یا نہیں۔

نہیں اٹھاتی سے اور مار...........

لالہ رام اسے گھسیٹتا ہوا اندر لے گیا اور دوبارہ کمرے میں بند کر دیا اس

کے بعد دونوں بھائیوں نے پھولن پر تشدد کے ایسے طریقے آزمائے

جنہیں تحریر کرتے ہوئے قلم کانپتا ہے انہوں نے گستاپو کو بھی مات کر

دیا صرف اس لئے کہ وہ اسے اپنی جھوٹی غیرت کے سامنے جھکانا

چاہتے تھے ہر انسان کی قوت برداشت کی ایک حد ہوتی ہے ایک روز

پھولن کی قوت برداشت بھی جواب دے گئی اس نے چیخ چیخ کر کہا کہ

وہ پانی بھر کر لانے کے لئے تیار ہے۔

یہ سن کر ٹھاکر بھائی اسے ایک بار پھر باہر لائے جس مکان میں انہوں

نے پھولن کو رکھا ہوا تھا اس کے سامنے ہر وقت چند بے غیرت تماشائی

اور بچے پھولن کا تماشا دیکھنے کے لئے جمع رہتے تھے پورے گاؤں

میں ایک بھی غیرت مند ایسا نہیں تھا جس نے پھولن کو آزاد کرانے کی

کوئی ٹھوس کوشش کی ہو یا پولیس کو اطلاع دی ہو۔

لالہ رام نے دو بالٹیاں اس کی طرف پھینکیں اور کہا، یہ لے انہیں اچھی طرح بھر کے لا۔

جس مکان سے پھولن روانہ ہوئی تھی وہ گاؤں کے وسط میں تھا اور جس کنویں سے اسے پانی لانے کے لئے کہا گیا تھا وہ گاؤں کے کنارے پر تھا اس امر کی خبر بجلی کی طرح پورے گاؤں میں پھیل گئی جو کھیتوں میں کام کر رہے تھے انہوں نے ہل روک دیے درانتیاں ہاتھ سے رکھ دیں اور گاؤں کی طرف بھاگے۔ دکان داروں نے دکانیں بند کر دیں عورتوں نے بچوں کو دودھ پلانا موقوف کر دیا توے اتار کر نیچے رکھ دیے اور پھولن کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے کھڑکیوں اور دروازوں کی اوٹ سے باہر جھانکنے لگیں۔

اس ہجوم کے درمیان ایک برہنہ لڑکی جس کی عمر ہنوز بیس برس سے کم

تھی اور جسے دنیا پھولن دیوی کے نام سے جانتی ہے دو بالٹیاں پکڑے

کنویں کی طرف جا رہی تھی۔

محراب پور کا جاگیردار ہو یا چنبل وادی کا ٹھاکر دولت اور طاقت کا

گھمنڈ سب کو ایک جیسا ناچ نچاتا ہے۔

شیطان جب انسان کو فریب دیتا ہے تو اس کی بصارت اور بصیرت

دونوں چھین لیتا ہے پھر یہ فریب خوردہ انسان ایک کمزور اور بے بس

عورت کو بے عزت کر کے یہ سمجھتا ہے کہ اس نے کوئی بہت ہی عظیم

کارنامہ سرانجام دیا ہے حالانکہ اگر وہ ذرا سا غور کرے تو ندامت کے

سبب زمین میں گڑ جائے لیکن یہ لوگ اپنی شرمناک حرکت پر یوں

بھنگڑے ڈالتے ہیں جیسے انہوں نے کوئی ملک فتح کر لیا ہو یا کسی رستم

زماں کو زیر کر لیا ہو۔

سری رام اور لالہ رام پھولن دیوی کے پیچھے اچھلتے کودتے اور بڑ کیں

مارتے ہوئے چل رہے تھے انہوں نے بھری ہوئی رائفلیں اٹھا رکھی تھیں اور ایسی ایسی حرکتیں کر رہے تھے جنہیں احاطہ تحریر میں لانے کی تہذیب اجازت نہیں دیتی۔

تماشائی آنکھیں پھاڑ کر یہ انسانیت سوز منظر دیکھ رہے تھے کسی کو یہ کہنے کی جرائت نہیں ہوئی کہ ان کی بہو بیٹیاں بھی پھولن سے کچھ مختلف نہیں ہیں تم ایک لڑکی کو نہیں گاؤں کی سب لڑکیوں کو بے عزت کر رہے ہو۔

بہر حال پھولن دیوی کنویں پر پہنچی، ڈول کے ذریعے پانی نکالا بالٹیاں بھریں اور واپس روانہ ہوئی۔ جب وہ سری رام کی رہائش گاہ پر پہنچی تو بہت سا پانی چھلکنے کی وجہ سے گر گیا تھا لالہ رام نے ٹھوکر مار کر دونوں بالٹیاں الٹ دیں اور بولا یہ تم پانی لائی ہو اسارا پانی تو تم نے راستے میں گرا دیا ہے جاؤ دوبارہ پانی بھر کے لاؤ۔

بالٹیاں چونکہ پھولن کے ہاتھ میں تھیں اس لئے وہ بھی بالٹیوں کے ساتھ زمین پر گر گئی وہ بہت کمزور اور تھکی ہوئی تھی دوبارہ کنویں تک جانا اس کے لئے تقریباً ناممکن تھا وہ سجدے کی حالت میں زمین پر پڑی تھی اور اپنے لئے موت کی دعا کر رہی تھی لالہ رام نے اسے ٹھوکر مار کر ایک طرف لڑھکا دیا پھر طنزیہ انداز میں قہقہہ لگاتا ہوا بولا۔

ابھی میں تجھے معاف کرتا ہوں جا اپنے کمرے میں جا کر آرام کرلے۔ لیکن رات کو تجھے ساری رات پانی بھرنا پڑے گا۔

جس کنویں سے پھولن نے پانی بھرا تھا وہ گاؤں کے سرپنچ کے مکان کے بالکل قریب تھا اس سرپنچ کا نام اقدیر رام تھا پھولن کو توقع تھی کہ یہ شخص ضرور اس کی مدد کو آئے گا اور کچھ نہیں تو کپڑوں کا ایک جوڑا ہی اس کی طرف پھینک دے گا لیکن اقدیر رام اپنے گھر سے باہر نہیں نکلا بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ چھپ کر باہر جھانک رہا تھا۔

پھولن دیوی کو بالکل یاد نہیں ہے کہ وہ کتنے دن ٹھاکر بھائیوں کی قید میں رہی ایک ہفتہ۔؟ دس دن؟ یا بیس دن؟ ٹھاکر بھائیوں کے ناقابل برداشت تشدد نے اس سے وقت کا سارا شعور چھین لیا تھا۔ ایک رات پھولن کے کمرے سے نکلنے والے آخری شخص نے کمرے کا دروازہ بند نہیں کیا یا تو وہ بھول گیا تھا اور یا اس نے پھولن کی مظلومیت کو دیکھتے ہوئے دانستہ ایسا کیا تھا پھولن ہر رات کئی مرتبہ دروازہ چیک کرتی تھی اسے توقع تھی کہ کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی شخص دروازہ بند کرنا بھول جائے گا اس رات جب اس نے کنڈی لگنے کی آواز نہیں سنی تو وہ چند لمحوں تک دروازے کے قریب کھڑی ہو کر باہر کی آوازیں سننے کی کوشش کرتی رہی وہ رات کا پچھلا پہر تھا اور ہر طرف سناٹا طاری تھا اس نے احتیاط سے دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی۔

گاؤں کی گلیاں تاریک و سنسان پڑی تھیں۔

ہر شخص اپنے گھر کے اندر سکھ کی نیند سو رہا تھا پھولن دیوی تاریکی میں لپٹے ہوئے ان خاموش مکانوں پر نفرت کی نظر ڈالتی ہوئی آگے بڑھتی رہی وہ اپنے دل میں عہد کر رہی تھی کہ ظالموں کی اس بستی میں آئے گی اور انتقام کے شعلے ساتھ لے کر آئے گی وہ اپنے راستے میں آنے والی ہر شے کو جلا کر راکھ کر دے گی۔

دریا کے کنارے پہنچ کر اس نے اپنی رفتار تیز کر دی اسکا رخ دریا کے زیریں حصے کی طرف تھا اسے معلوم تھا کہ اس کا گاؤں گوراہا پورو دریا کے زیریں حصے میں ہی کہیں واقع تھا کتنے میل..؟ یہ معلوم نہیں تھا اس وقت اس کی نظروں میں اور کوئی جائے پناہ نہیں تھی۔



وکرم ملاح کی موت اتر پردیش کی پولیس کے لئے بہت بڑی کامیابی تھی ایک ذمہ دار پولیس افسر نے اخبارات کو جو بیان جاری کیا اس

کے مطابق خطرناک ڈاکو وکرم ملاح جس نے گزشتہ ماہ سے چنبل

وادی میں زبردست دہشت پھیلا رکھی تھی پولیس کے مقابلے میں

ہلاک ہو گیا تھا بیان میں مزید کہا گیا کہ پولیس کے جوانوں

اور افسروں نے اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر وکرم ملاح کے گروہ کا

تعاقب کیا اور شدید مقابلے کے بعد ہلاک کر دیا۔

بہر حال وکرم ملاح ہلاک ہو چکا تھا اور اس کے ساتھی گروہ کی تنظیم

نو کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے تھے رام اوتار نے چند ڈاکوؤں کو اپنے

گرد اکٹھا کیا اور اپنے سردار ہونے کا اعلان کر دیا۔

ایک ڈاکو نے اسے مشورہ دیا کہ اسے پہلے مستقیم سے بات کر لینی

چاہیے۔

یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے دوسرے ڈاکو نے کہا مستقیم سے بات

کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

میرا خیال ہے کہ مستقیم اور مان سنگھ سے مشورہ کر لینا مناسب ہوگا رام

اوتار نے کہا ہم بوقت ضرورت ان سے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

مان سنگھ مستقیم سے الگ ہو گیا ہے ایک ڈاکو نے بتایا اس نے اپنا گروہ

بنا لیا ہے لیکن اس نے مستقیم سے اپنا تعلق ختم نہیں کیا دونوں ایک

دوسرے کی مدد کرتے رہتے ہیں۔

پھولن دیوی کہاں ہے۔؟ کسی نے پوچھا۔

میں سنا ہے کہ وہ سری رام سنگھ کے ساتھ مل گئی ہے رام اوتار نے کہا

حالانکہ وہ دونوں بھائیوں سے سخت نفرت کرتی تھی۔

ایک ڈاکو جو سب سے الگ تھلگ بیٹھا تھا پھولن کا ذکر سنکر چونکا اور بولا

میں نے تو ایک اور ہی کہانی سنی ہے وکرم ملاح پولیس کے ہاتھوں نہیں

مارا گیا اسے سری رام نے قتل کیا کل مجھے بہمائی کا ایک باسی ملا تھا

اس کا کہنا ہے کہ سری رام اور لالہ رام کو قتل کرنے کے بعد پھولن دیوی

کو اپنے ساتھ بیاہ مائی لے گئے تھے وہاں انہوں نے باراثر ٹھاکروں کے ساتھ مل کر پھولن دیوی پر بہت ظلم کئے ہیں ننگا گاؤں کی گلیوں میں گھمایا اور ہر طرح بے عزت کیا۔

رام اوتار کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا بولا۔ اگر یہ سچ ہے تو ان دونوں بھائیوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گا پھولن اس وقت کہاں ہے۔؟

کہنے والے کا کہنا ہے کہ پھولن دو روز سے غائب ہے گاؤں میں اس کے بارے میں مختلف افواہیں پھیلی ہوئی ہیں کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ پھولن نے خودکشی کر لی ہے بعض کا خیال ہے سری رام نے پھولن کو قتل کر کے اس کی لاش جمنا میں پھینک دی ہے اور بعض کا کہنا ہے کہ پھولن ان کی قید سے فرار ہو گئی ہے پر یہ کسی کو نہیں معلوم کہ پھولن اس وقت کہاں ہے۔

پھولن دیوی نے جمنا کے کنارے کنارے کئی کوس سفر طے کیا اس کے

پیر ننگے تھے کپڑے چیتھڑوں کی صورت لٹک رہے تھے بال جٹاؤں کی وضع اختیار کر چکے تھے آنکھوں میں حلقے پڑے ہوئے تھے اور بھوک کی وجہ سے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں شروع کا کچھ سفر اس نے تقریباً دوڑتے ہوئے طے کیا تھا وہ ظالموں کی پہنچ سے جلد از جلد دور نکل جانا چاہتی تھی لیکن اب اس کی رفتار مدھم پڑ چکی تھی اور وہ ہر قدم پر لڑکھڑا جاتی تھی۔

پہلا مرحلہ بھیہ مائی سے دور نکل جانے کا تھا جو پورا ہو چکا تھا دوسرا مرحلہ پیٹ پوجا کا تھا کیونکہ کچھ کھائے بغیر وہ سفر جاری نہیں رکھ سکتی تھی اور تیسرا مرحلہ آرام کرنے کا تھا دریا کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں کھیت بھی نظر آ جاتے تھے ایک جگہ اسے ایک کسان کھیت میں ہل چلاتا ہوا دکھائی دیا وہ رک گئی اور ایک جھاڑی کے سائے میں بیٹھ کر سوچنے لگی کہ کسان سے کھانے پینے کے لئے کچھ مانگ لے یا بھوکی

چلتی رہے بھوک کی شدت سوال کرنے پر مجبور کر رہی تھی اور احتیاط

راستہ روک رہی تھی ایسا نہ ہو کہ وہ کسی نئی مصیبت میں پھنس جائے

اچانک اس نے دیکھا کہ کسان نے ہل روک دیا اور بیلوں کو تھپکی دیتا

ہوا ادھر اُدھر دیکھنے لگا ایک دفعہ تو پھولن کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ اس کی

طرف دیکھ رہا ہے حالانکہ وہ جھاڑی کی اوٹ میں بیٹھی تھی صرف اس کا

سر باہر تھا کسان ہل روک کر ایک سایہ دار درخت کے نیچے چلا گیا

پھولن ذرا سا آگے ہو کر اس کی حرکات کا جائزہ لینے لگی کسان نے

کندھے سے چادر اتار کر اپنے کپڑے جھاڑے پھر گھاس پر بیٹھ کر

قریب رکھی ہوئی ایک مٹکی سے پانی کا ایک کٹورا بھر اور غٹا غٹ پی گیا

پھولن نے دیکھا کہ مٹکی کے قریب روٹیوں کی چنگیر رکھی تھی اس کے

اوپر سالن کا ایک برتن بھی پڑا تھا۔

پھولن نے سوچا کہ وہ کھانا چوری بھی کیا جا سکتا ہے یہ خیال آتے ہی

اس نے آس پاس کا جائزہ لیا دائیں طرف ایک گنے کا کھیت تھا یہاں وہاں کچھ جھاڑیاں اور پیڑ اگے ہوئے تھے جو آڑ کا کام دے سکتے تھے وہ اٹھی اور گنے کے کھیت کی آڑ میں ایک لمبا چکر لگا کر اس درخت کے قریب پہنچ گئی جس کے نیچے کھانا رکھا تھا اس سے آگے چند قدم کا فاصلہ ایسا تھا جس میں کوئی آڑ نہیں تھی اس اثنا میں کسان نے دوبارہ ہل چلانا شروع کر دیا تھا پھولن نے سوچا کہ جب کسان ہل چلاتا ہوا مخالف سمت میں جانا شروع ہوگا تو وہ تیزی سے آگے بڑھ کر کھانا اٹھائے گی اور واپس پلٹ جائے گی۔

کسان نے کھیت کا چکر پورا کیا اور پھولن کے قریب والے کونے سے ہوتا ہوا واپس مڑا پھولن نے چند لمحے توقف کیا جب کسان بیس پچیس قدم دور چلا گیا تو کھیت کی اوٹ سے نکلی اور تیزی سے کھانے کی طرف بڑھی اس کے ساتھ ہی ایک کتا جو درخت کے تنے کے ساتھ

آرام کر رہا تھا اچھل کر اٹھا اور بھونکتا ہوا پھولن کی طرف دوڑا اس غیر متوقع حال سے پھولن بوکھلا گئی اور الٹے پیر پیچھے ہٹنے لگی کسان نے مڑ کر دیکھا اور بیل روک کر پھولن کے قریب پہنچ گیا۔

اے چھوری۔ اس نے کہا۔ کون ہے تو۔؟

کتا اچھل اچھل کر پھولن کے گرد چکر لگانے لگا۔

اس کتے کو تو پرے ہٹا۔ پھولن نے کہا۔ تیری سنوں یا تیرے کتے کی سنوں۔

کسان نے کتے کو ڈانٹ کر بھگا دیا اور پھولن کے حلیے کا جائزہ لیتا ہوا بولا رام رام تیرا تو نقشہ ہی بگڑا ہوا ہے کیا ہوا ہے تجھے۔؟

پھولن سائے میں بیٹھ گئی۔ پھر بولی مصیبت زدہ ہوں آدمی نے مار کر گھر سے نکال دیا ہے۔

کسان اس کے چہرے پر چوٹوں کے نشان دیکھ کر بولا اری! تو تو زخمی

بھی ہے ایسا ظالم کون ہے۔؟

تو اسے نہیں جانتا چھولن روٹیوں کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ اس سنسار میں سب ہی ظالم ہیں کوئی تھوڑا ظلم کرے اور کوئی زیادہ کرے

بھوکی ہے۔؟

چھولن نے اثبات میں سر ہلایا۔

کسان نے روٹیوں کی چنگیر اس کے سامنے رکھ دی کھا لے دال چپاتیاں ہیں آج میری گھر والی زیادہ کھانا لے آئی تھی۔

چھولن نے کپڑا ہٹایا اور چپاتیوں پر ٹوٹ پڑی۔

چند لمحوں کے اندر چھولن نے تمام چپاتیاں ختم کر دیں کئی روز کے بعد اس نے پہلی بار پیٹ بھر کر کھانا کھایا تھا کھانا کھانے کے بعد اس پر غنودگی طاری ہونے لگی اس نے سوچا کہ اب یہاں زیادہ ٹھہرنا ٹھیک نہیں ہے وہ اٹھی اور کسان کا شکریہ ادا کر کے اپنے راستے پر ہو لی چند

فرلانگ کا فاصلہ طے کرنے کے بعد اس پر نیند کا غلبہ طاری ہونے لگا

وہ آس پاس آرام کرنے کی کوئی مناسب جگہ تلاش کرنے لگی وہ کسی

محفوظ اور پوشیدہ جگہ کی تلاش میں تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ سری رام

اور لالہ رام اس کے تعاقب میں روانہ ہو چکے ہوں گے۔

تھوڑی سی تلاش کے بعد اسے ایک کھوہ دکھائی دی جو ایک ٹیلے کے

نیچے بنی ہوئی تھی اس نے کھوہ کو صاف کیا پھر وہ باہر گئی اور چند

جھاڑیاں اکھاڑ کر کھوہ کے دہانے پر رکھ دیں اب سرسری نظر سے وہ

کھوہ دکھائی نہیں دیتی تھی۔

اچھی طرح تسلی کرنے کے بعد پھولن زمین پر لیٹ گئی اور لیٹتے ہی اس

پر گہری نیند طاری ہو گئی۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو کائنات پر صبح کا اجالا پھیل رہا تھا اور پرندوں کی

ملی جلی آوازیں دن کی آمد کا اعلان کر رہی تھیں پھولن نے جھاڑیاں ہٹا

کر باہر دیکھا اور سوچنے لگی کہ وہ کتنا عرصہ یہاں سوتی رہی تھی۔؟ ایک دن ایک رات یا دو دن دو راتیں لیکن اس کے پاس اس سوال کا جواب جاننے کا کوئی طریقہ نہیں تھا اس نے دریا پر جا کر ہاتھ منہ دھویا اور محسوس کیا کہ طویل نیند کی بدولت اس کے جسم کی توانائی بحال ہو گئی تھی اب وہ آگے کا سفر آسانی کے ساتھ طے کر سکتی تھی۔



جب اس نے اپنے گھر کے دروازے پر دستک دی تو اس وقت گورا ہا پورا تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اور گلیاں سنسان پڑی تھیں مولا نے دروازہ کھولا اور بجی کو سامنے دیکھ کر سکتے میں آ گئی وہ جلدی سے آگے بڑھ کر پھولن سے لپٹ گئی اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے مگر پھولن کی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی نہیں نکلا۔ اس کے آنسو نفرت کا لاوا بن کر اس کے سینے میں کھول رہے تھے۔

پچھلے کمرے سے بوڑھے دیو دین نے کھانستے ہوئے پوچھا۔ ارے کون ہے۔؟

پھولن دیوی نے دروازہ بند کر دیا اور اندر چلی گئی۔

میری بیٹی پھولن آئی ہے مولا نے کہا۔

پھولن کا نام سنتے ہی سارا گھر بیدار ہو گیا پھولن باری باری سب سے ملی سب کے سوالوں کے جواب دیے سب کا حال پوچھا لیکن اپنا حال کسی کو نہ بتایا وہ بیہ مائی سے اپنے ساتھ نفرت اور انتقام کی جو آگ لے کر آئی تھی اس کا حال بیان کرنا اس کے بس کی بات نہیں تھا دیو دین نے اس کی آمد پر حسب سابق کسی خوشی کا اظہار نہیں کیا۔

جب ابتدائی بات چیت کا جوش کم ہوا تو مولا نے کہا تین روز پہلے دو آدمی تیرا پوچھتے ہوئے آئے تھے۔

پھولن فوراً سمجھ گئی کہ وہ سری رام اور لالہ رام تھے جب مولا نے ان کا

حلیہ بتایا تو اس کے خیال کی تصدیق ہوگئی۔

کیا کہوں تھے۔؟ پھولن نے پوچھا۔

تیرا پوچھ کر چلے گئے تھے۔

رکمنی نے کہا۔ بڑی خوفناک شکلیں تھیں ان کی .... میں تو انہیں دیکھ کر ڈر گئی تھی۔

ڈاکو تھے ڈاکو۔ شونارائن نے کہا یہ کہہ گئے ہیں کہ وہ پھر آئیں گے۔

ارے یہ بھی تو ڈاکو ہے دیودین چڑ کر بولا۔ اس کے پیچھے ڈاکو نہیں آویں گے تو اور کون آوے گا۔

مولا غصے سے بولی۔ سب تیرا دوش ہے تو نے اسے ڈاکو بنایا ہے بے چاری کا حال تو دیکھ اسے دو گھڑی دم تو لینے دے۔

پھولن نے سب گھر والوں کا اکٹھا کیا اور کہا میرے پیچھے پولیس بھی لگی ہوئی ہے اور ڈاکو بھی اگر انہوں نے مجھے پکڑ لیا تو میری زندگی ختم کر

دیں گے اس لئے کسی کو میرے بارے میں نہ بتائیں میں چھپ کر یہاں رہوں گی گاؤں والوں کو بھی میرے بارے میں پتا نہ چلے۔

کتنا عرصہ چھپ کر رہے گی۔؟ دیو دین نے کہا اپنے ساتھ ہمیں بھی مروائے گی۔

فکر نہیں کر۔ پھولن نے کہا جلدی چلی جاؤں گی جب اپنے ہی گھر میں دھکے ملیں گے تو باہر کوئی کیا پوچھے گا۔

مولا اس کے لئے کھانا لینے چلی گئی پھولن بستر پر لیٹ کر بھائی بہنوں سے باتیں کرنے لگی پھر باتوں کے دوران ہی اس کی آنکھ لگ گئی جب مولا کھانا لے کر آئی تو وہ گہری نیند سو رہی تھی۔

پھولن دیوی نے اپنے گھر میں جو دن گزارے وہ نہایت کرب اور بے چینی کے دن تھے وہ اس گھر میں خود کو غیر محفوظ خیال کرتی تھی چوری کے مقدمے میں اس کی ضمانت منسوخ ہو چکی تھی اور پولیس اس کے

وارنٹ گرفتاری لئے پھر رہی تھی ادھر سری رام اور لالہ رام بھی اس کی تلاش میں تھے اس سے بھی بڑھ کر جو اس کے سینے میں انتقام کی آگ جل رہی تھی وہ اسے چین سے نہیں بیٹھنے دیتی تھی اس آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اسے ڈاکوؤں کی ضرورت تھی۔

اس کے ذہن میں ایک شخص تھا جو اس کی مدد کرسکتا تھا وہ تھا مستقیم دوسرے نمبر پر اس کا خیال رام اوتار کی طرف جاتا تھا لیکن چنبل وادی میں جا کر ان لوگوں کو تلاش کرنا بذات خود ایک کٹھن اور ناممکن کام تھا مگر پھولن یہ کٹھن کام کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی زادراہ کے طور پر اسے دو چیزوں کی ضرورت تھی ایک رائفل اور ایک گھوڑے کی۔

ایک روز دو پولیس والے پھولن کا پوچھتے ہوئے گوراپا پور روا میں آئے پھولن پولیس کی اطلاع پاتے ہی پچھلے دروازے سے نکل کر دریا کی طرف چلی گئی موا نے پولیس والوں سے کہا کہ پھولن ایک عرصے

سے گھر نہیں آئی۔

جھوٹ بولتی ہے بڑھیا۔ ایک سپاہی اسے ایک طرف ہٹاتا ہوا بولا ہمیں خبر ملی ہے کہ تو نے چھوکری کو گھر کے اندر چھپا رکھا ہے دونوں اندر گھس گئے اور گھر کا کونا کونا چھان مارا دونوں مایوس ہو کر باہر نکل گئے اور آس پاس کے گھروں کے دروازے کھٹکھٹانے لگے ایک گھر سے انہیں پتا چلا کہ پھولن دریا کی طرف گئی ہے ایک دوسرے گھر سے پتا چلا کہ پھولن کھیتوں کی طرف گئی ہے۔

وہ دونوں سپاہی درحقیقت معمول کے مطابق گشت پر تھے اور اپنی کارکردگی دکھانے کے لئے پھولن کا پتا پوچھتے پھر رہے تھے دونوں نے آپس میں مشورہ کیا اور الگ الگ راستوں پر ہو لئے ایک سپاہی دریا کی طرف چلا گیا اور دوسرا کھیتوں کی طرف دریا کی طرف جانے والا سپاہی عین اسی جگہ جا پہنچا جہاں پھولن چھپی ہوئی تھی لیکن وہ پھولن کو

دیکھے بغیر آگے بڑھ گیا پھولن نے پہلے تو واپس جانے کا فیصلہ کیا لیکن فوراً ہی اس کے ذہن میں ایک دوسرا خیال آیا وہ اپنی خفیہ جگہ سے باہر نکلی اور بے خوفی سے چلتی ہوئی سپاہی کی طرف بڑھی سپاہی نے قدموں کی آواز سنی تو پیچھے مڑ کر دیکھنے لگا۔

پھولن دیوی نے اس سے کہا۔ تو پھولن کو تلاش کر رہا ہے۔؟

کیا تو نے اسے دیکھا ہے سپاہی نے پوچھا۔

پھولن نے اثبات میں سر ہلایا ہاں میں ہوں پھولن دیوی۔

اس کے ساتھ ہی اس نے بڑے زور سے سپاہی کی کنپٹی پر بڑے زور کا گھونسہ رسید کیا اور قبل اس کے کہ سپاہی سنبھلتا پھولن نے اس کی رائفل جو کندھے پر لٹک رہی تھی تیزی سے اپنے قبضے میں کر لی سپاہی بوکھلا کر پھولن پر جھپٹا لیکن پھولن ماہرانہ انداز میں پیچھے ہٹی اور سپاہی کو رائفل کے کندے مار مار کر بے ہوش کر دیا پھر اس نے اس کی گولیوں کی پیٹی

جوتے ٹوپی نقدی اور کارتوس وغیرہ اپنے قبضے میں کر لئے اور تیزی سے واپس ہو لی۔

گھر پہنچ کر وہ جلدی جلدی سب سے ضروری چیزیں لیکر گھاٹیوں کا رخ کر لیا اور اس نے رائفل الٹی کر کے کندھے پر لٹکا لی تھی اور اوپر سے چادر اوڑھ لی تھی تاکہ کسی کو پتا نہ چلے گو وہ گھاٹیوں کے پر پیچ راستوں سے پوری طرح واقف نہیں تھی تاہم اسے امید تھی کہ وہ کسی نہ کسی طرح مستقیم تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

دس بارہ میل پیدل سفر کرنے کے بعد اس کا سامنا چند ڈاکوؤں سے ہو گیا انہوں نے اسے روک لیا اور سوالات کرنے لگے ایک نے اس کے ساتھ مذاق کرنے کی کوشش بھی کی پھولن نے چادر کندھے سے اتار کر ایک طرف پھینکی اور نہایت پھرتی سے رائفل کندھے سے لگا کر ایک ہوائی فائر کیا۔

میرے ساتھ مشکری کرتے ہو چوہا اس نے غصے سے کہا پہلے میری
جتنی ہمت تو پیدا کرلے یہ رائفل میں نے پولیس کے ایک سپاہی سے
چھینی ہے ذرا بتاؤ تو سہی تو نے کتنی رائفلیں چھینی ہیں۔؟
ڈاکو متاثر ہوتا ہوا بولا۔ دیوی جی میں تو یونہی مذاق کر رہا تھا کیا تو کسی کو
تلاش کر رہی ہے۔؟
مستقیم کا نام سنا ہے تو نے۔ پھولن نے پوچھا۔؟
مستقیم کا نام کون نہیں جانتا، ڈاکو نے کہا۔
میں اسی سے ملنا چاہتی ہوں مجھے اس کے ڈیرے کا راستہ سمجھا دے
ڈاکوؤں نے حیران سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تو اکیلی مستقیم
کے پاس ڈیرے پر جائے گی۔؟
کیوں کیا میرے پیر نہیں ہیں۔ یا میں تجھے لنگڑی نظر آتی ہوں آجا
میرے ساتھ دوڑ لگا کر دیکھ لے جانے تم لوگ عورت کو دیکھ کر پریشان

کیوں ہو جاتے ہو۔

ڈاکوؤں نے کھلے دل سے قہقہہ لگایا ایک ڈاکو نے کہا مستقیم تجھے ملکھان سنگھ کے ڈیرے پر ملے گا پھر وہ ملکھان سنگھ کے ڈیرے کا راستہ سمجھانے لگا۔

ملکھان سنگھ کو چنبل وادی کا شہنشاہ کہا جاتا ہے وہ سرداروں کا سردار ہے بڑے بڑے ڈاکو سردار مشورے کے لئے اس کے پاس جاتے ہیں اور اگر دو گروہوں میں کوئی جھگڑا ہو جائے تو اس کا فیصلہ بھی ملکھان سنگھ سے ہی کرایا جاتا ہے 1970ء میں اتر پردیش کی حکومت نے اسے زندہ یا مردہ گرفتار کرنے پر ستر ہزار روپے انعام مقرر کیا تھا۔

پھولن نے راستہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیا اور آگے روانہ ہو گئی

......وہ گھاٹیوں اور ٹیلوں کے درمیان بے خوف آگے بڑھتی

رہی اچانک کسی نے اسے کرخت آواز میں رکنے کا حکم دیا اس کے
ساتھ ہی دو مسلح شخص ایک ٹیلے کی اوٹ سے نکل کر اس کے سامنے آ
گئے انہوں نے رائفلیں تان رکھی تھیں۔

یہ رائفل ہمارے حوالے کر دو۔ ایک نے پھولن کو حکم دیا، کون ہو تم۔؟

تو اپنی رائفل میرے حوالے کیوں نہیں کر دیتا، پھولن نے کہا اور تو کون
ہے۔؟

چھوکری، زیادہ باتیں نہیں بنا۔ دوسرے شخص نے کہا یہاں کیا کرنے
آئی ہے تو۔؟

میں مستقیم سے ملنے آئی ہوں۔

نام کیا ہے تیرا۔؟

پھولن دیوی۔

اوہ............ کیا تو وکرم ملاح کے گروہ والی دیوی ہے۔؟

ہاں، میں وہی پھولن دیوی ہوں۔
دونوں مسلح ڈاکوؤں نے آپس میں مشورہ کیا پھر ایک ڈاکو نے پھولن کو اپنے ساتھ آنے کے لئے کہا۔
پھولن اس کی راہنمائی میں ایک کھلی جگہ پر پہنچ گئی وہاں زبردست گہما گہمی تھی کم وبیش پچاس ڈاکو دریوں پر بیٹھے تھے ان میں مستقیم اور اس کے گروہ کے علاوہ وکرم ملاح کے گروہ کے کئی آدمی بھی موجود تھے وہ سب گھوم کر پھولن دیوی کی طرف دیکھنے لگے وکرم ملاح کے گروہ کے آدمیوں نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا اور تیز تیز آوازوں میں سوالات کرنے لگے۔ وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ وکرم کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا تھا اور سری رام سنگھ نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔
پھولن ان سب کو ایک طرف ہٹاتی ہوئی مستقیم کی طرف بڑھی جو ایک اونچی جگہ بیٹھا تھا اس کی مونچھیں گھنی اور آنکھیں بلا کی چمکدار تھیں۔

نمسکار، پھولن نے مستقیم سے کہا میں پھولن دیوی ہوں۔
انداز ایسا تھا جیسے اس کے بعد مزید کسی تعارف کی ضرورت نہیں تھی۔
آداب۔ مستقیم نے کہا میں نے تجھے دور ہی سے پہچان لیا تھا۔ کیسی
ہو۔؟
آگ میں جلوں ہوں پھولن نے کہا بڑی مشکل سے یہاں تک پہنچی
ہوں۔
بارعب شخص نے پھولن سے کہا چھوکری ذرا پرے ہو کر بیٹھ جا گپ
شپ بعد میں کر لینا۔
دیکھتا نہیں میں مستقیم سے بات کروں ہوں پھولن نے غصے سے کہا تو
کیوں نہیں پرے ہو کے بیٹھ جاوے۔
دو مسلح ڈاکو جو انکے پیچھے کھڑے تھے تیزی سے پھولن کی طرف بڑھے
ایک اس کے بازو کو جھٹکا دیتا ہوا بولا چھوری تمیز سے بات کر جانتی

نہیں تو کس سے بات کر رہی ہے۔

پھولن اسے دھتکارتی ہوئی بولی ہٹ پرے چھپکلی دور کھڑا رہ میں

انسان کے ساتھ بات کر رہی ہوں۔

ڈاکو سخت طیش میں آ گیا اور رائفل کا کندہ مارنے کے لئے پھولن کی

طرف بڑھا پھولن نے نہایت تیزی کے ساتھ اس کے پیٹ میں گھٹنا

مارا وہ تکلیف کے باعث دہرا ہو گیا یہ دیکھ کر بارعب شخص اور مستقیم

نے بڑے زور سے قہقہہ لگایا تمام ڈاکو بھی قہقہے لگانے لگے۔

مستقیم نے مضروب ڈاکو سے کہا۔ فی الحال اتنا ہی کافی ہے ادھر جا کے

کھڑا ہو جا۔

ڈاکو کھسیانا ہو گیا۔

مستقیم بارعب شخص کا تعارف کراتا ہوا بولا پھولن دیوی یہ چنبل وادی کا

بادشاہ ملکھان سنگھ ہے۔

نمسکار مہاراج، پھولن نے کہا۔

نمسکار، ملکھان سنگھ نے کہا پھر اپنی داہنی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا

یہاں آ کے بیٹھ جا تیرا نام تو سنا تھا پر یہ معلوم نہیں تھا کہ تو زندہ رہنے کا

ڈھنگ بھی جانتی ہے۔

پھولن اونچی جگہ پر بیٹھ گئی بولی۔ زندہ رہنے کا ڈھنگ ہی تو نہ جانوں۔

مستقیم نے کہا پھولن تو بڑے صحیح وقت پر آئی ہے یہ پنچایت ہم نے

وکرم ملاح کی موت کے معاملے پر غور کرنے کے لئے بلائی ہے۔

رسمی بات چیت کے بعد پنچایت کی کارروائی شروع ہوئی پھولن نے

وکرم ملاح کے قتل اور بعد میں پیش آنے والے دردانگیز سانحے کی

تفصیل بتائی تو ڈاکو حیرت اور غصے کا اظہار کرنے لگے۔

رام اوتار سنگھ نے اٹھ کر کہا۔ مہاراج اب یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ

وکرم ملاح کو سری رام اور لالا رام نے قتل کیا ہے ہمیں یہ بھی خبر ملی ہے

کہ دونوں پولیس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اگر ہم نے دونوں بھائیوں کو سزا نہ دی تو یہ ایک بری مثال ہوگی اور دوادی کے دوسرے گروہوں میں بھی ایسے واقعات پیش آنے لگیں گے اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ سری رام اور لالہ رام کو موت کی سزا دی جائے۔

ملکھان سنگھ نے کہا ہمیں بہت سوچ بچار کے بعد قدم اٹھانا چاہیے سری رام تر نوالہ نہیں ہے وہ یقیناً انتقامی کارروائی کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوگا ہم نہیں چاہتے کہ ان بھائیوں کے پیچھے ہمارے چند اور ساتھی اپنی جان سے جائیں۔

مجھے انتقام چاہیے پھولن نے چیخ کر کہا اس کی آواز تیز اور کانوں میں گھس جانے والی تھی۔

میں انتقام سے کم کوئی بات نہ سنوں گی مجھے سری رام اور لالہ رام کا سر چاہیے انہوں نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے وہ دنیا کی کسی عورت کے

ساتھ نہ ہوا ہو گا۔

ہم بھی جان کے بدلے جان اور عزت کے بدلے عزت کے قائل

ہیں ملکھان سنگھ نے کہا پر فیصلہ کرنے سے پہلے بہت کچھ سوچنا پڑے

گا۔

پھولن اپنی رائفل بلند کرتی ہوئی بولی انتقام...............انتقام! اگر

تم لوگ میرا ساتھ نہیں دو گے تو میں خود دونوں بھائیوں کو قتل کر دوں گی

انہوں نے وکرم ملاح کو قتل کیا ہے سارے گاؤں کے سامنے مجھے بے

عزت کیا ہے۔

گھنشیام نامی ایک ڈاکو سردار بولا ارے کیا تو اکیلی دو سورماؤں کو قتل کر

دے گی؟ اس کے لہجے میں تمسخر پایا جاتا تھا اس کی بات سن کر چند ڈاکو

ہنسنے لگے۔

پھولن مزید غصے سے بولی۔ ہنسو...............خوب ہنسو...............پر میں

بدلہ ضرور لوں گی میں عورت ضرور ہوں پر بزدل نہیں چوڑیاں نہیں پہنتی، گولیوں کا ہار پہنوں ہوں رائفل چلاتی ہوں کوئی جا کے سری رام لالہ رام سے کہہ دے کہ پھولن دیوی کسی نہ کسی روز ان کی بوٹیاں ضرور کتوں کے آگے ڈالے گی۔

ملکھان سنگھ نے کہا ہم انتقام ضرور لیں گے مگر وقت آنے پر ہمیں سری رام اور لالہ رام کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنا پڑیں گی یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ وہ واقعی پولیس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے آدمی ان کے پیچھے جائیں اور سیدھے پولیس کے جال میں پھنس جائیں ہمیں تیری عزت کا اتنا ہی خیال ہے جتنا اپنی عزت کا پر ابھی تجھے صبر کرنا پڑے گا۔

اسکے بعد ملکھان سنگھ کے "دربار" میں کچھ اور معاملات زیر بحث آئے۔

کچھ سرداروں نے آپس میں عدم تعاون کا شکوہ کیا اس پر ملکھان سنگھ

نے کہا ایک بات اچھی طرح یاد رکھو ہر آدمی اپنی جگہ پر ایک ہوتا ہے

اگر وہ اپنے آپ کو دوسرے سے الگ تھلگ رکھے تو ایک ہی رہتا ہے

اور اس کے لئے ایک گولی کافی ہوتی ہے پر اگر وہ دوسروں کے ساتھ

مل کر کام کرے تو ایک گولی اسے ختم نہیں کر سکتی جتنے زیادہ آدمی آپس

میں ملکر کام کریں گے اتنی زیادہ طاقت بڑھے گی۔

تھوڑی دیر بعد دربار برخاست ہو گیا ڈاکو ادھر ادھر ٹولیوں میں بٹ کر

باتیں کرنے لگے ایک کونے میں چند ڈاکو کھانا پکانے میں مصروف

تھے کچھ ارد گرد کی ٹیکریوں پر پہرہ دے رہے تھے۔

مان سنگھ پھولن کے قریب جا کر بولا۔ مجھے وکرم ملاح کی موت کا بہت

دکھ ہوا بڑا دبنگ آدمی تھا۔

خالی افسوس کرنے سے کیا ہوئے ہے پھولن نے کہا۔ کل کو تیری باری

بھی آجاوے گی۔

جلدی مت کرمان سنگھ نے کہا۔ ملکھان سنگھ نے وعدہ کرلیا ہے تو

ضرور کچھ ہوجاوے گا۔

مجھے تو کچھ ہوتا نہ دیکھے۔

رام اوتار کے ساتھ بات کی تو نے۔؟

میرا سردار صرف وکرم تھا۔ پھولن نے کہا میں رام اوتار کو سردار نہیں

مانتی۔

پھولن دیوی تو نے سنا نہیں ملکھان سنگھ نے کیا کہا ہے اکیلا آدمی کچھ نہ

ہووے اگر تو کسی گروہ میں شامل نہیں ہوگی تو کچھ نہ کرسکے گی چار دن

بھی زندہ نہیں رہ سکے گی یہاں بڑے بڑے سردار موجود ہیں کسی سے

بات کر لے۔

پھولن کو اس کی تجویز اچھی لگی ان تمام سرداروں میں اسے مستقیم نے

سب سے زیادہ متاثر کیا تھا وہ اس کے پاس گئی اور اس کے گروہ میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔

مستقیم نے نفی میں سر ہلایا اور بولا معافی چاہتا ہوں میں اپنے گروہ میں کسی عورت کو نہیں رکھ سکتا۔

کیوں۔؟ پھولن نے کہا میں کسی سے کم تو نہیں ہوں۔

میں مانتا ہوں لیکن میں اپنے گروہ میں کسی عورت کو نہیں رکھ سکتا اس سے مسائل پیدا ہوتے ہیں اب دیکھو نا وکرم ملاح صرف تمہاری وجہ سے مارا گیا۔

پھولن کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا بولی یہ جھوٹ ہے وکرم اس وجہ سے مارا گیا ہے کہ سری رام اسے نیچ ذات سمجھتا تھا اور اس کی ماتحتی برداشت نہیں کر سکتا تھا تم تو مسلمان ہو کیا تم بھی ذاتوں کی اونچ نیچ کو مانتے ہو۔؟

تمام ذاتوں کی اونچ نیچ پر یقین نہیں رکھتے آدمی اپنے کام اور اخلاق سے بڑا چھوٹا ہوتا ہے لیکن یہاں مسئلہ عورت اور مرد کا ہے پچاس ساٹھ مردوں میں ایک اکیلی عورت مسئلہ بن جاتی ہے مجھے تمہارے ساتھ کوئی ذاتی ضد نہیں ہے جب تمہیں میری ضرورت ہوگی میں حاضر ہو جاؤں گا لیکن گروہ میں شامل نہیں کر سکتا اس نے پھولن کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا میری بات کا برا نہیں ماننا۔

پھولن بوجھل قدموں سے چلتی ہوئی الاؤ کے گرد جا بیٹھی وہ سوچ رہی تھی کہ عورت ہونے میں کیا خرابی تھی کہیں اسے عورت ہونے کی سزا دی جاتی تھی اور کہیں اسے عورت ہونے کی وجہ سے دھتکار دیا جاتا تھا جانے یہ ظلم کب ختم ہوگا مان سنگھ جو اسے مستقیم سے باتیں کرتا دیکھ رہا تھا سمجھ گیا کہ مستقیم نے اسے اپنے گروہ میں شامل کرنے سے انکار کر دیا ہے وہ چپکے سے اس کے قریب جا بیٹھا اور چھڑی سے آگ میں

چھیڑ چھاڑ کرنے لگا پھولن نے کن انکھیوں سے اس کی طرف دیکھا اور گھبرا سا نس لے کر رہ گئی۔

قدرے توقف کے بعد مان سنگھ نے پوچھا مستقیم نے کیا جواب دیا۔؟

اسے عورتوں سے خوف آوے ہے۔

مان سنگھ چند لمحوں کے لئے خاموش ہو گیا اور پر خیال انداز میں آگ میں چھڑی پھیرتا رہا تھوڑی دیر بعد چھڑی کے سرے پر آگ لگ گئی وہ خودکلامی کرتا ہوا بولا آگ سے چھیڑ چھاڑ کا یہ نتیجہ نکلے ہے۔

اس نے پھونک مار کر چھڑی کی آگ بجھادی اور پھولن کی طرف دیکھے بغیر بولا میرے ساتھ گھومنے چلوگی۔؟

پھولن تلخی سے بولی کون سے باغیچے ہیں۔؟

مان سنگھ مسکرا کر بولا کوئی باغیچہ ان جنگلوں سے زیادہ خوبصورت نہیں ہو سکتا آؤ چلیں ابھی کھانے میں کافی دیر ہے۔

دونوں ایک ساتھ اٹھے اور شانہ بشانہ چلتے ہوئے گھنے جنگلوں کی طرف نکل گئے گہری سیاہ آنکھوں اور تیکھے نقوش والے مان سنگھ نے چھوٹی سی داڑھی رکھی ہوئی تھی اور اس کے بال شانوں تک لمبے تھے اس نے عورتوں کی طرح سر کے وسط میں مانگ نکالی ہوئی تھی۔

کچھ دور تک دونوں خاموش چلتے رہے پھر پھولن نے پوچھا۔

مان سنگھ تم اس سے پہلے کیا کرتے تھے۔؟

دودھ بیچا کرتا تھا مان سنگھ نے جواب دیا۔ ہمارا گاؤں ضلع جھانسی میں ہے۔

دودھ بیچتے بیچتے ڈاکو کیسے بن گئے۔؟

چھوڑو کیا کرو گی پوچھ کر یہ بڑی لمبی کہانی ہے رشتہ داروں سے ہر وقت جھگڑا ہوتے تھا دشمنی ہو گئی تھی جان بچانے کے لئے ان جنگلوں میں آ گیا یہاں آنے کے بعد ڈاکو بنے بغیر بات نہ بنے پولیس نے میرے

دو بھائیوں کو گرفتار کر لیا تھا ان میں سے ایک اُنکے تشدد کی وجہ سے مر

گیا دوسرے پر بھی مقدمہ چل رہا ہے میں ان کے ہاتھ آ جاتا تو میں

بھی ختم ہو جاتا۔

تم سے پہلے بھی جنگلوں میں ایک مان سنگھ ڈاکو ہوا کرتا تھا۔ تم اس کے

بارے میں کیا کچھ جانتے ہو۔؟

پھولن نے کہا۔

اس کے بارے میں بڑے خطرناک قصے مشہور ہیں مان سنگھ نے کہا۔

کہتے ہیں کہ اس نے اپنے گروہ کے ساتھ مل کر دو سو آدمی قتل کیے تھے

پھولن کی آنکھیں چمکنے لگیں بولی دو سو آدمی۔؟

ہاں خیر چھوڑ اس قصے کو، مان سنگھ نے موضوع بدلتے ہوئے کہا پھولن

دیوی تو میرے گروہ میں کیوں نہیں شامل ہو جاتی۔؟

پھولن تیزی سے اس کی طرف پلٹی بولی کیا تو مجھے اپنی رکھیل بنا کر رکھنا

چاہتا ہے۔

مان سنگھ نے مسکرا کر پھولن دیوی کی طرف دیکھا اور بولا۔میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی تو نے ایسا کیوں سوچا۔؟

میں تو یہ جانوں کہ سب مرد ایک جیسے ہووے ہیں۔

نہیں۔مان سنگھ نے نفی میں سر ہلایا سارے مرد ایک جیسے نہ ہووے ہیں میں یہ تو مان سکتا ہوں کہ تجھے سب ایک جیسے مرد ملے ہوں گے پر یہ نہیں مان سکتا کہ سب ایک جیسے مرد ہووے ہیں یہ جو رائفل تم نے اٹھا رکھی ہے یہ پرانی ہو چکی ہے یہ پچھلی جنگ کے زمانے کی رائفل ہے میں تجھے ایک نئی آٹومیٹک رائفل دوں گا۔اور تجھے عزت اور برابر کا مرتبہ دوں گا پھولن دیوی تو ایک مضبوط عورت ہے اور بہت سے مردوں سے زیادہ دلیر بھی تیرے آنے سے میرا گروہ مضبوط ہو گا۔اور خود تو بھی مضبوط ہو جائے گی۔

پھولن اس کی سیاہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولی۔ برابر کا مرتبہ کیسے دیگا تو۔؟ کیا اپنی آدھی سرداری مجھے دیدے گا۔؟

مان سنگھ ہاتھ جھٹکتا ہوا بولا۔ تو بول تو ساری سرداری تیرے حوالے کر دوں۔

پھولن چلتے چلتے رک گئی مان سنگھ اچھی طرح سوچ لے مرد اپنی زبان سے نہیں پھرا کرتے۔

آزما کے دیکھ لے۔ مان سنگھ نے کہا اگر تو میرے ساتھ شامل ہونے پر تیار ہے تو میں آج ہی اپنے آدمیوں کو اکٹھا کر کے تیری سرداری کا اعلان کر دیتا ہوں۔

پھولن نے سوچا کہ اسے اس سے اچھا موقع ملنا مشکل تھا ایک بنے بنائے گروہ کی سرداری مل رہی تھی وہ اس گروہ کے ذریعے سری رام اور لالہ رام سے انتقام لے سکتی تھی بہمائی کے ٹھاکروں سے اپنی

تذلیل کا بدلہ لے سکتی تھی اور دنیا کو بتا سکتی تھی کہ عورت اگر مجسم انتقام بن جائے تو وہ بہت تباہی مچا سکتی ہے۔

کیا سوچ رہی ہو پھولن دیوی۔؟

مجھے منظور ہے مان سنگھ۔ پھولن نے کہا آج سے میں تمہارے ساتھ ہوں پر اگر تو نے میرے ساتھ دھوکا کیا تو پہلی گولی تیرے سینے میں اتاروں گی۔

مان سنگھ نے قہقہہ لگایا۔ مورکھ تیری گولی تو اسی روز میرے سینے کے پار ہو گئی تھی جس روز تو مستقیم کے ڈیرے پر مجھے ملی تھی۔

دونوں ڈیرے پر واپس پہنچے تو کھانا تیار تھا کھانے کے بعد مان سنگھ نے سب کے سامنے یہ اعلان کیا کہ پھولن اس کے گروہ میں شامل ہو گئی ہے نیز یہ بھی کہا کہ وہ اور پھولن مل کر گروہ کی سرداری کریں گے

ڈاکوؤں نے قہقہوں اور تالیوں سے اس اعلان کا خیر مقدم کیا وکرم

ملاح کے گروہ کے چند ڈاکو جو پھولن کو اچھی طرح سے جانتے تھے اٹھ

کرناچنے لگے۔

کچھ دیر بعد ملکھان سنگھ نے اپنے ساتھیوں کو واپسی کا حکم دیا اور کسی

بادشاہ کی طرح گھوڑوں پر سوار ہو کر وہاں سے رخصت ہو گیا مستقیم

رام اوتار، مان سنگھ اور بلوان سنگھ کے گروہ وہیں ٹھہرے رہے۔

دو روز بعد مستقیم نے آئندہ کا پروگرام طے کرنے کے لئے سرداروں کو

اکٹھا کیا اس میٹنگ میں پھولن بھی شامل تھی۔

ابتدائی بات چیت کے بعد مستقیم نے کہا میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کچھ

عرصے تک ہم مل کر کارروائیاں کریں ان گھاٹیوں میں زندہ رہنے

کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں یعنی راشن، اسلحہ اور صحت اور یہ تین

چیزیں دولت کے بغیر حاصل نہیں کی جا سکتیں۔

استاد، سیاست والوں کی طرح باتیں مت کرو بلوان سنگھ نے کہا ہمیں

تو کام بتاؤ کام .... کہاں ڈاکا ڈالنا ہے کس کو اغواء کرنا ہے اور

کس کو قتل کرنا ہے۔

زندہ رہنے کے لیے ایک چیز اور بھی ضروری ہے پھولن نے کہا اور وہ

ہے دشمنوں کا خاتمہ ہمارے جتنے کم دشمن ہوں گے ہم اتنے ہی سکھ میں

کام کر سکیں گے۔

رام اوتار نے پر خیال نظروں سے پھولن کی طرف دیکھا وہ خوب جانتا

تھا کہ پھولن کن دشمنوں کی بات کر رہی تھی اس نے کہا اس وقت ہمیں

پیسے کی زیادہ ضرورت ہے دشمنوں سے نمٹنے کے لیے بہت وقت پڑا

ہے ہم اپنے دشمنوں کو اچھی طرح پہچانتے ہیں۔

رام اوتار ٹھیک کہتا ہے مستقیم نے کہا پہلے پیسے کا بندوبست کرنا ضروری

ہے پھولن دیوی تو بھی ٹھیک کہتی ہے جو تیرا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے

ہم اسے کبھی معاف نہیں کریں گے۔

پھولن نے کہا تو پھر میرے دشمنوں کے نام بھی سن لے یہ سری رام سنگھ
اور لالہ رام سنگھ ہیں ان کا قتل میری زندگی کا مقصد ہے میں انہیں قتل
کیے بغیر چین سے نہیں بیٹھوں گی چاہے اس میں دس دن لگیں یا دس
سال۔

بلوان سنگھ سینہ پھلا کر بولا ہم تیرے ساتھ ہیں پھولن دیوی تو فکر نہ کر۔

مستقیم نے مان سنگھ کی طرف دیکھا تو کیوں چپ ہے مان سنگھ۔

میری طرف سے پھولن جو بول رہی ہے مان سنگھ نے کہا جو پھولن اس
نے کہا سمجھو کہ وہی میں نے کہا۔

مستقیم نے کہا۔ میں نے ڈکیتی کی کارروائیوں کا ایک لمبا پروگرام بنایا
ہے ہم چھاپہ مار طریقے پر کارروائیاں کریں گے تاکہ پولیس کی سمجھ
میں نہ آسکے کہ چکر کیا ہے سب سے پہلے تو ہم ایک محفوظ جگہ پر اپنا ہیڈ
کوارٹر بنائیں گے جہاں راشن اور اسلحے کے علاوہ علاج معالجے کی

پوری سہولت ہوگی اس ہیڈ کوارٹر میں کھانے پکانے اور دیگر انتظامات کے لئے بیس پچیس آدمیوں کی نفری ہر وقت موجود رہے گی اس کے گرد چوبیس گھنٹے مسلح آدمی پہرہ دیں گے اس کے علاوہ میں نے پانچ چھاپہ مار پارٹیاں ترتیب دینے کا فیصلہ کیا ہے یہ پارٹیاں ترتیب وار کارروائیاں کریں گی مثلاً ایک پارٹی اتوار کے روز ایک گاؤں میں واردات کرے گی اور فوراً واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گی دوسری پارٹی پیر کے روز پہلی واردات والی جگہ سے دس بارہ میل دور واردات کرے گی طریقہ واردات ایک سا ہوگا تیسری پارٹی منگل کے روز مزید دس بارہ میل دور واردات کرے گی اس طریقے سے پانچ دن میں پانچ وارداتیں کی جائیں گی پولیس یہ سمجھے گی کہ ڈاکوؤں کا کوئی چھوٹا سا گروہ وارداتیں کرتا ہوا ایک جگہ سے دوسری جگہ جا رہا ہے اگر کہیں پولیس سے سامنا بھی ہو گیا تو ایک پارٹی نظر میں آنے گی پانچ

دن میں پانچ وارداتیں کر کے ہماری پانچوں پارٹیاں خیریت سے پہنچ جائیں گی اس کے بعد پندرہ دن تک ہم کھائیں پئیں گے اور جنگل میں منگل منائیں گے اس وقفے سے پولیس یہ اندازہ لگائے گی کہ ڈاکوؤں کا گروہ کسی دوسرے علاقے کی طرف چلا گیا لیکن ہم وہیں پر ہوں گے اور دوبارہ پانچ روز چھاپہ مار کارروائی شروع کر دیں گے لیکن طریقہ کار مختلف ہوگا مثلاً بسیں لوٹیں گے پہلی واردات بودرنا ی گاؤں میں کی جائے گی مستقیم نے کہا اس گاؤں سے اہم ایک زمیندار کو اغواء کریں گے اس کے لئے چار آدمی کافی ہوں گے ہر گروہ سے ایک ایک آدمی۔

بودرنا ی گاؤں ضلع ہمیر پور میں واقع ہے مستقیم نے جس زمیندار کو اغواء کرنے کا پروگرام بنایا تھا وہ ایک کھاتے پیتے خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور اس کے ورثاء ایک معقول رقم بطور تاوان ادا کر سکتے تھے۔

چار افراد کی مجوزہ اغواء پارٹی کے لئے سب سے پہلے پھولن نے اپنا نام پیش کیا وہ مستقیم کو بتانا چاہتی تھی کہ وہ مردوں سے کسی طرح کم نہیں ہے اس کے بعد چار اور پارٹیاں ترتیب دی گئیں اور انہیں ان کا کام سمجھا دیا گیا پھر یہ چاروں گروہ چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں بٹ کر دریا کے زیریں حصے کی طرف بڑھے شام ہونے سے پہلے وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جو بلند ٹیلوں اور گھنے درختوں میں گھری ہوئی تھی ٹیلوں کے اندر کئی پر پیچ غار تھے اور قرائن سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہاں پہلے بھی ڈاکوؤں کے گروہ قیام کر چکے تھے دفاعی نقطہ نظر سے وہ خاصی محفوظ جگہ تھی مستقیم نے وہاں پڑاؤ ڈال دیا اور سب کو اکٹھا کر کے انہیں ڈیوٹیاں سمجھانے لگا۔

اگلے روز پھولن دیوی اور اس کے تین ساتھی صبح کاذب کے وقت بیدار ہو گئے اور پولیس کی وردیاں نکال کر پہننے لگے پھولن چونکہ اس

ٹولی کی لیڈر تھی اس لئے اس نے انسپکٹر کی وردی پہنی ایک ڈاکو نے اے ایس آئی کی وردی پہنی اور دو نے سپاہیوں کی جب وہ بودر میں داخل ہوئے تو ابھی سورج طلوع نہیں ہوا تھا گاؤں کی گلیوں میں زندگی کے آثار پوری طرح ظاہر نہیں ہوئے تھے کہیں کہیں کوئی اکا دکا کسان کھیتوں کی طرف جاتے دکھائی دیتے تھے۔

پھولن نے اپنے بال ٹوپی کے اندر چھپا رکھے تھے اور دور سے مرد ہی معلوم ہوتی تھی جو ڈاکو اے ایس آئی بنا ہوا تھا وہ اس گاؤں کی گلیوں سے خوب واقف تھا وہ ان کی رہنمائی کرتا ہوا اندو روز میندار کے دروازے تک پہنچ گیا پھولن نے ایک ڈاکو کو پچھلے دروازے کی نگرانی کے لئے بھیج دیا اور دستک دی۔

ایک ادھیڑ عمر عورت نے دروازہ کھولا اور پولیس کی وردیاں دیکھ کر پیچھے ہٹ گئی اور دروازہ بند کرنے لگی پھولن نے دروازے کو دھکا دیا

اور اپنے ساتھیوں کو پیچھے آنے کا اشارہ کرتی ہوئی اندر گھس گئی ادھیڑ عمر عورت گھبرا کر اندر بھاگی چند لمحوں کے اندر پورا گھر بیدار ہو گیا پھولن نے انہیں ایک کمرے میں جمع کر دیا اور ایک نو عمر لڑکے کو پکڑ کر اس کی کنپٹی سے پستول لگا دیا۔

کوئی شور نہ کرے۔ اس نے کہا ورنہ اس چھوکرے کے سر میں سوراخ کر دوں گی۔

لڑکا تھر تھر کانپنے لگا عورتوں پر سکتہ طاری ہو گیا۔

دوسرے دو ڈاکو پھولن کے دائیں بائیں رائفلیں تانے کھڑے تھے وہ پھولن کے پر اعتماد انداز سے خاصے متاثر دکھائی دیتے تھے۔

تم میں سے تلک چند کون ہے۔؟ پھولن نے پوچھا۔

ایک ادھیڑ عمر شخص ہاتھ جوڑتا ہوا بولا۔ میں ہوں تلک چند، کیا مجھ سے کوئی دوش ہو گیا ہے۔؟

کھڑا ہو چا پھولن نے کہا ہم تجھے گرفتار کرنے آئے ہیں۔

عورتیں واویلا کرنے لگیں پھولن کے اشارے پر ایک ڈاکو نے تلک

چند کو پکڑ کر ایک طرف کر دیا۔

پھولن نے گھر والوں سے کہا اگر یہ آدمی زندہ واپس چاہئے تو ایک ہفتے

کے اندر پچیس ہزار روپے کا انتظام کر لینا اس نے لڑکے کو چھوڑ دیا اور

تلک چند کی پسلیوں میں پستول کی نالی چبھوتی ہوئی بولی۔

چل رے تلکے۔ آرام سے چلتا رہے گا تو آرام ہی ہوگا۔

ہم گریب لوگ ہیں دیوی جی تلک چند نے منت کی پچیس ہجار بہت

ہووے ہے کچھ کم کرو۔

واہ رے تلکے۔ پھولن نے کہا اتنی بڑی حویلی تو کسی گریب آدمی کے

پاس نہ ہووے چل آگے پچیس ہزار سے ایک دمڑی کم نہیں ہوگی۔

انہوں نے تلک چند کو ساتھ لیا اور مکان سے نکل گئے گاؤں کی گلیوں

میں ہنوز سناٹا تھا راستے میں چند اکا دکا لوگوں نے انہیں دیکھا لیکن رائفلوں اور وردیوں کی وجہ سے کسی نے آگے جا کر پوچھنے کی ہمت نہیں کی پانچویں روز تلک چند کے رشتہ داروں نے پچیس ہزار روپے ادا کر دیئے اس کے بعد پھولن نے چند اور چھوٹی چھوٹی وارداتیں کیں اور ہر مرتبہ کامیاب واپس لوٹی۔

ان کامیابیوں کے باوجود پھولن یہ بات نہیں بھولی کہ اسے وکرم کی موت اور اپنی تذلیل کا بدلہ لینا ہے وہ مان سنگھ کو بھی یہ بات یاد دلاتی رہتی تھی اور موقع کی تلاش میں تھی سری رام اور لالہ رام کی تباہی اس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد تھا۔

دریں اثنا وہ مان سنگھ کے ساتھ ڈکیتیوں میں حصہ لیتی رہی ان کی دولت میں بتدریج اضافہ ہو رہا تھا بعض اوقات وہ گھاٹیوں کے قریب واقع سڑکوں پر اکا دکا کاروں یا بسوں کو روکتے اور مسافروں کی جیبیں

خالی کرکے اپنے راستے پر ہو لیتے وہ ہمیشہ پولیس کی وردی میں ہوتے

تھے جس کی وجہ سے انہیں گاڑیاں روکنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی

تھی ان علاقوں میں سفر کرنے والے ڈرائیور بخوبی جانتے تھے کہ اگر

انہوں نے پولیس کے اشارے پر گاڑی نہ روکی تو گولیوں کی بوچھاڑ

کا سامنا کرنا پڑے گا اکثر ڈرائیور یہ دیکھ کر قدرے مطمئن ہوتے کہ

انہیں پولیس نے نہیں ڈاکوؤں نے روکا ہے ان سڑکوں پر پولیس بھی

وہی کام کرتی ہے جو ڈاکو کرتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ ڈاکو نہ اپنا

وقت ضائع کرتے ہیں اور نہ ڈرائیوروں کا جب کہ پولیس والے

ڈرائیور کی جیب خالی کرنے سے پہلے اسے اچھی طرح پریشان کرتے

ہیں اور بعض اوقات کسی بے قاعدگی پر گاڑی روک لیتے ہیں اور اتنی

بڑی رقم کا مطالبہ کرتے ہیں جو ڈرائیور کی استطاعت سے بہت بڑھ

کر ہوتی ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ڈاکو پولیس والوں کی آڑ میں

کام کرتے ہیں اور پولیس والے ڈاکوؤں کی آڑ میں کام دکھا جاتے ہیں یعنی اگر پولیس والوں کی زیادتی کی رپورٹ اوپر پہنچ جائے تو یہ کہہ کر دامن بچا جاتے ہیں کہ لوٹنے والا ڈاکوؤں کا کوئی گروہ ہوگا۔

ڈکیتی کی کئی وارداتوں کے بعد پھولن دیوی کے اعتماد اور جرات میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ماضی میں اس کے ساتھ جو ظلم ہوئے اس کی وجہ سے وہ ایک جابر اور بے رحم عورت بن گئی تھی ڈکیتی کی وارداتوں کے دوران وہ ایک مطلق العنان حاکم کی طرح دیہاتوں پر حکم چلاتی تھی اگر کوئی دیہاتی اسے سیدھی سادی نو عمر لڑکی سمجھ کر نظر انداز کرنے کی کوشش کرتا تو وہ سخت غضبناک ہو جاتی اور اسے مار مار کر ادھ موا کر دیتی۔

ایک رات انہوں نے ایک بس کو روکا جس میں بیس پچیس مسافر سفر کر رہے تھے پھولن کے ساتھ اس وقت مان سنگھ کے علاوہ بارہ ڈاکو تھے

اور سب پولیس کی وردیوں میں تھے ڈکیتی کی نگرانی پھولن کر رہی تھی اس نے تمام مسافروں کو جن میں چند عورتیں بھی تھیں سڑک کے کنارے ایک لائن میں کھڑا کر دیا تین ڈاکو مسافروں کی نقدی گھڑیاں اور انگوٹھیاں وغیرہ اتروانے لگے تین ڈاکوؤں نے بس میں لدا ہوا مسافروں کا سامان نکال کر سڑک پر پھینک دیا اور اس میں سے کھانے پینے کا سامان اور قیمتی اشیاء الگ کرنے لگے انہوں نے مقفل صندوقوں کے تالے بے دردی کے ساتھ توڑ دیے اور سارا سامان سڑک پر بکھیر دیا۔

پھولن کو ایک مسافر کی شکل کچھ دیکھی بھالی محسوس ہوئی وہ دوسرے مسافروں کی نسبت کچھ اکڑ کا مظاہرہ کر رہا تھا پھولن اس کے پیٹ میں رائفل کی نالی لگاتی ہوئی بولی۔ تو کون ہے رے۔؟

مسافر نے رائفل کی نالی کو ایک طرف کر دیا اور بولا میں تیرا سیوک

ہوں پراسکو ذرا پرے رکھو۔ غریب آدمی ہوں ڈر سے دم نکل جائے گا۔

آواز سنکر پھولن نے اسے پہچان لیا وہ ان پولیس افسروں میں سے ایک تھا جنہوں نے اسے چوری کے مقدمے میں بے عزت کیا تھا پھولن نے اسے گریبان سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اس کے پیٹ میں گھٹنے سے ضرب لگائی پولیس افسر تکلیف سے دہرا ہو گیا۔

مجھے پہچانتے ہو بندر۔؟ پھولن نے کہا میں پھولن دیوی ہوں۔

پولیس افسر کو شک تو پہلے ہی ہو گیا تھا لیکن اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ وہی پھولن دیوی ہے جو ٹھیک سے بات کرنے کا ڈھنگ بھی نہیں جانتی تھی لیکن آج وہ کسی فاتح کی طرح رائفل تانے کھڑی تھی۔

پولیس افسر ہکلاتا ہوا بولا۔ مم.........میں میں تو تجھے نہیں پہچانتا۔

پھولن نے ایک تھپڑ اس کے منہ پر مارا کمینے تو مجھے اچھی طرح پہچانے

ہے پھر وہ مسافروں سے مخاطب ہوئی ادھر دیکھو........ اس سور کی

طرف دیکھو۔ یہ وہ ذلیل شخص ہے جس نے مجھے ڈاکو بنایا میں ایک

شریف لڑکی تھی.......... عزت کے ساتھ دنیا میں رہنا چاہتی تھی اس

نے اور اس جیسے بہت سوں نے مجھے بے عزت کیا میرے ساتھ ایسا

سلوک کیا جو لوگ کسی جانور کیساتھ بھی نہ کریں یہ پولیس افسر ہے

اسے لوگوں کی عزت کی حفاظت کرنے کی تنخواہ ملتی ہے پر یہ غریبوں کی

عزت لوٹتا ہے۔

یہ........ یہ جھوٹ ہے پولیس افسر نے کہا وہ کوئی اور ہوگا۔ میں

تو........ میں تو شریف آدمی ہوں۔

پھولن اس جھنجھوڑتی ہوئی بولی۔ کیا تو پولیس میں کام نہ کرے ہے۔؟

نہ نہ دیوی جی میں........ میں تو ایک ساہوکار منشی ہوں جی شکلیں

دھوکا بھی دے جاتی ہیں حالانکہ اس وقت اس کی جیب میں پولیس کا

شناختی کارڈ موجود تھا لیکن اس نے سوچا ہوگا کہ ان پڑھ پھولن دیوی کو کارڈ دیکھنے کا خیال آسکتا ہے۔

مگر پھولن دیوی کو حالات نے بہت کچھ سکھا دیا تھا اس نے پولیس افسر کی جیب میں ہاتھ ڈال کر شناختی کارڈ سمیت تمام کاغذات نکال لئے پھر اس نے وہ کاغذات ایک بابو ٹائپ کے مسافر کی طرف بڑھائے اے بابو ذرا دیکھ تو ان میں کیا لکھا ہے۔

بابو نے کاغذ لیکر ان پر نظر ڈالی شناختی کارڈ دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ پھولن نے پولیس آفیسر کو پہچاننے میں کوئی غلطی نہیں کی تھی تاہم اس نے جواب دینے میں ہچکچاہٹ کا اظہار کیا۔

بولتا کیوں نہیں رے۔

پھولن نے اسے رائفل کی نال سے ٹہوکا دیا کہیں تو بھی تو اس کا ساتھی تو نہیں ہے۔؟ جلدی بول.........

بابو را تفل کی نال لگتے ہی اچھل پڑا کپکپاتا ہوا بولا یہ پولیس آفیسر ہے

جی............اس کارڈ میں یہی لکھا ہے۔

یہ کارڈ مم............میرا نہیں ہے جی میرے بھائی کا ہے میں بے گناہ

ہوں۔

پھولن نے اسے گالی دی۔ بابو کے ہاتھ سے کاغذات جھپٹ لیے اور

انہیں پولیس آفیسر کے منہ پر مارتی ہوئی بولی چل ہمارے ساتھ تو ہمارا

مہمان ہے۔

اس اثنا میں دیگر ڈاکو اپنی کارروائی سے فارغ ہو چکے تھے اور واپسی

کے لیے پھولن کے اشارے کا انتظار کر رہے تھے پولیس آفیسر خوب

جانتا تھا کہ پھولن اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گی اس نے ہاتھ جوڑ

دیے گھٹنے زمین پر ٹیک کر پھولن کے پیر پکڑ لیے اور گڑگڑانے لگا۔

میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں دیوی جی۔ اس نے کہا وہ برباد ہو

جائیں گے مجھے ساتھ لیکر مت جاؤ میں وہ نہیں ہوں.........

پھولن نے اسے ٹھوکر ماری اور دو ڈاکوؤں سے کہا لے چلو اس کمینے ذلیل کو تیرے بغیر تیرے بچے مر نہیں جائیں گے۔

دونوں ڈاکوؤں نے پولیس آفیسر کو دائیں بائیں سے پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے چلے مان سنگھ کو پھولن کا یہ فیصلہ پسند نہیں آیا کچھ دور جانے کے بعد اس نے پھولن سے کہا پھولن دیوی پولیس والوں سے ٹکر لینا اچھا نہ ہووے......... میری مان اور اس کو چھوڑ دے پولیس اسکو چھڑانے کے لئے ضرور آئے گی۔

پھولن آنکھیں گھماتی ہوئی بولی نہیں میں اسے نہیں چھوڑوں گی۔

آسمان پر ابتدائی راتوں کا چاند نکلا ہوا تھا اور جنگل میں ہر طرف مدھم چاندنی بکھری ہوئی تھی وہ سب ایک کھلی جگہ پر پہنچ کر رک گئے۔

پھولن نے پولیس آفیسر کو اپنے سامنے کھڑا ہونے کا حکم دیا اور کہا اب تو

تجھے یاد آ گیا ہو گا کہ تو کون ہے اور میں کون ہوں۔

پھولن دیوی اس نے گڑگڑاتے ہوئے کہا مجھے معاف کر دے مجھ سے

بھول ہوئی۔

وہ تیزی سے آگے بڑھی اور پولیس آفیسر کے منہ پر تھپڑ مارتی ہوئی بولی

کمینے ذلیل معافی کا وقت گزر گیا۔

پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑی۔ پکڑو اس سور کو اس نے مجھ پر جو

ظلم کیا تھا اس کا مزا اچھا دو اسے۔

ڈاکو دائرے کی صورت میں اس کے گرد جمع ہو گئے اور اسے والی بال

کی طرح ایک دوسرے پر اچھالنے لگے۔

جب انسان دوسروں پر ظلم کرتا ہے تو اسے مظلوم کی تکلیف کا اندازہ

نہیں ہوتا یہی حال اس پولیس آفیسر کا تھا وہ مظلوموں کی چیخیں سن کر

قہقہہ لگایا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ وہ مکر کرتے ہیں مگر آج وقت کا پہیہ

الٹا گھوم رہا تھا وہ چیخ رہا تھا اور ڈاکوؤں کے قہقہے رات کے سناٹے میں

گونج رہے تھے آج وہ سوچ رہا تھا کیا اگر قسمت نے اسے ان

ڈاکوؤں سے چھٹکارا دلایا تو وہ آئندہ کسی پر ظلم نہیں کرے گا لیکن معلوم

ہوتا ہے کہ اس کی مہلت ختم ہو چکی تھی۔

ایک بار وہ ڈاکوؤں کے گھیرے میں سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا اور

اپنے جسم کی پوری قوت سے ایک سمت میں بھاگ کھڑا ہوا اس کے

ساتھ ہی بیک وقت کئی گولیاں چلنے کی آواز گونجی اور پولیس آفیسر کسی

کٹے ہوئے تنے کی طرح زمین پر گر گیا اس کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو

گیا تھا اور یہ بتانا مشکل تھا کہ کس کی گولی پیغام اجل ثابت ہوئی تھی۔

مان سنگھ نے پھولن کو مشورہ دیا کہ انہیں وہ علاقہ فوراً چھوڑ دینا چاہیے

انہوں نے ایک رات اپنے ہیڈ کوارٹر میں گزاری اور علی الصباح

گھوڑوں پر سوار ہو کر کسی نئی منزل کی طرف روانہ ہو گئے انہوں نے یہ

بھی فیصلہ کیا کہ کچھ عرصے تک وہ کوئی واردات نہیں کریں گے تا کہ
پولیس کی توجہ انکی طرف سے ہٹ جائے تاہم گھاٹیوں میں رہنے
والے ڈاکو جانتے ہیں کہ کبھی نہ کبھی پولیس کا سامنا ضرور ہو جاتا ہے۔
جنوری 1971ء میں پھولن دیوی اور مان سنگھ اپنے گروہ کیساتھ
جھانسی کے ضلع میں سفر کر رہے تھے گوالیار کے جنوب میں اجیت مل
نامی گاؤں کے کچھ فاصلے پر انکا اچانک پولیس پارٹی سے سامنا ہو گیا
وہ ایک ٹیکری کے گرد گھوم کر جیسے ہی دوسری طرف پہنچے تو چند قدم کے
فاصلے پر انہیں ایک پولیس پارٹی دکھائی دی وہ لوگ بھی ایک ٹیلے کے
قریب تھے دونوں پارٹیوں نے فوراً پوزیشن سنبھال لی پھولن کی پارٹی
بھی پولیس کی وردیوں میں تھی اور سامنے سے آنے والی پارٹی نے بھی
وردیاں پہن رکھی تھی اس لئے فوری طور پر یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ وہ
انکی طرح کوئی ڈاکو کی پارٹی تھی یا واقعی پولیس پارٹی تھی یہی وجہ تھی کہ

دونوں طرف سے کسی نے بھی کوئی فائر نہیں کیا تھا۔

لمحہ بھر کے بعد میگا فون پر آواز آئی۔تم لوگ کون ہو۔؟ کس ضلع کی

پولیس سے تمہارا تعلق ہے اپنے لیڈر کو آگے بھیجو۔

مان سنگھ نے پھولن کے کان میں کہا یہ پولیس پارٹی ہے میں ان کی

آواز کو خوب پہچانوں۔

پھولن جو ٹیلے کی اوٹ میں لیٹی ہوئی تھی رائفل پر گرفت مضبوط کرتے

ہوئے بولی میں ان میں سے ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گی وہ اٹھی

اور ٹیلے کی اوٹ میں کھڑی ہو کر ڈاکوؤں کو ہدایات دینے لگی۔

مان سنگھ نے کہا پھولن دیوی پولیس سے ٹکر لینے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا

اگر ہم نے پانچ دس آدمی مار بھی دیے تو سرکار ان کی جگہ پچاس آدمی

بھیج دے گی اسکے پاس نہ آدمیوں کی کمی ہے اور نہ اسلحہ کی۔

تو پھر تو کیا چاہیے ہے۔؟ پھولن نے پوچھا کیا ہمیں یہاں سے بھاگنا

ہو گا۔؟ ہم آرام سے پیچھے ہٹیں گے مان سنگھ نے کہا اور اپنے آدمیوں کو سمجھانے لگا۔

ادھر پولیس پارٹی نے دوبارہ میگا فون پر ان سے اپنی شناخت کرانے کے لئے کہا جب کوئی جواب نہیں ملا تو انہوں نے بطور وارننگ ایک برسٹ فائر کیا مان سنگھ نے تین ڈاکوؤں کو ٹیکری کے اوپر سے جوابی فائر کرنے کا حکم دیا اور باقیوں سے کہا کہ وہ ٹیکری کی آڑ میں پیچھے ہٹ جائیں چند لمحوں کے اندر جنگل گولیوں کی آواز سے گونج اٹھا مان سنگھ نے نصف آدمی دائیں طرف نصف بائیں طرف پھیلا دیئے تا کہ اگر پولیس درمیانی ٹیکری کا محاصرہ کرنے کی کوشش کرے تو کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔

پھولن پہلی مرتبہ اس تجربے سے دوچار ہوئی تھی وہ بڑے جوشیلے انداز میں فائرنگ کر رہی تھی مان سنگھ اپنے آدمیوں کی جگہیں جلدی جلدی

تبدیل کر رہا تھا یہ بات پولیس پارٹی کے لئے خاصی پریشانی کا باعث بن رہی تھی انہیں ڈاکو اپنی اصل تعداد سے کئی گنا زیادہ معلوم ہو رہے تھے۔

ایک ڈاکو جس کا نام آنو تھا اچانک کھڑا ہو کر فائرنگ کرنے لگا اس کے ساتھ ہی پولیس کی ایک گولی اسکے بازو کے اوپر حصے پر لگی اور وہ دور تک لڑھکتا چلا گیا دو ڈاکو فوراً اس کی مدد کو پہنچے اور اسے اٹھا کر تیزی سے پیچھے لے گئے پھول نے اس کے بازو پر پٹی باندھ دی اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ فائرنگ کرتی ہوئی پیچھے ہٹتی چلی گئی۔

جب پولیس پارٹی کورنگ فائر کی آڑ میں ٹیکری پر پہنچی تو وہاں انہیں کوئی زندہ یا مردہ ڈاکو نظر نہیں آیا انہوں نے آگے بڑھنے کی بجائے وہیں سے واپس ہو جانا بہتر سمجھا اچانک ایک سپاہی کی نظر ایک چمکدار شے پر پڑی اس نے آگے بڑھ کر دیکھا تو وہ ایک چھوٹی سی ڈائری تھی

سپاہی نے وہ ڈائری اپنے آفیسر کے حوالے کر دی آفیسر نے سرسری مطالعے سے اندازہ لگایا کہ اس ڈائری میں ڈاکوؤں کے بارے میں بہت سی اہم معلومات درج تھیں اس نے وہ ڈائری اپنی اولین فرصت میں لکھنو ہیڈکوارٹر روانہ کر دی۔

لکھنو میں اس ڈائری کے مندرجات کا بڑی باریک بینی سے مطالعہ کیا گیا آتو نامی ڈاکو نے ڈاکوؤں کے مختلف گروہوں کی سرگرمیوں کا حال اس ڈائری میں لکھ رکھا تھا پولیس نے اس ڈائری کے چند مندرجات کو ظاہر کیا ہے ڈائری میں تمام بڑے ڈاکوؤں کے نام درج تھے مختلف گروہوں کی گروپ بندی کا حال بھی درج تھا۔ خاص طور پر رام اوتار، مان سنگھ، بلوان سنگھ، اور مستقیم کی گروہ بندی کا ذکر تھا ان کے علاوہ ایک نیا نام بھی تھا۔ یعنی پھولن دیوی اگرچہ مقامی پولیس پھولن کا نام سن چکی تھی تاہم یہ نام ہنوز صوبائی سطح پر مشہور نہیں ہوا تھا نہ ہی

پولیس کی خاص فہرست میں یہ نام موجود تھا۔

ڈائری مختلف سینئر آفیسروں کے ہاتھوں میں گردش کرتی رہی آتو ان کے لئے بہت مددگار ثابت ہوا تھا ڈائری میں مختلف ڈاکوؤں کے درمیان نقدی کے لین دین کی تفصیل لکھی تھی اسلحے کی فہرست اور گولیوں کی تعداد بھی درج تھی اس کے علاوہ گیارہ نومبر کی ایک واردات کا حال موجود تھا اس واردات کے سلسلے میں ایک مخبر کا ذکر بھی کیا گیا تھا جسے دو ہزار روپے دیے گئے تھے ڈائری کے پہلے صفحے پر آتو نے اپنا پتہ رام پورہ ضلع جالاون لکھا تھا لیکن اس پتے پر خط تنسیخ پھیر دیا گیا تھا اور اس کی بجائے "چنبل وادی" لکھا تھا معلوم ہوتا ہے کہ راشن کی خریداری کا کام بھی آتو کے سپرد تھا اس نے اپنی ڈائری میں جن چیزوں کی خریداری کا ذکر کیا تھا ان میں جوتے جرابیں بیگ، صابن اور کھانے پینے کی اشیاء شامل تھیں ان اشیاء میں چھالیہ کی

نمایاں مقدار شامل تھی دوائیاں بھی خریدی گئی تھیں ان میں وٹامن کی گولیاں کریم کی شیشیاں دل کو تقویت دینے والی گولیاں اور دیگر عمومی دوائیاں شامل تھیں ایک اندراج کے مطابق مستقیم کے ایک نائب بالا دین نے دو مہینے کے دوران اپنے گھر تین ہزار روپے بھیجے تھے آتو کے بارے میں پتہ چلا کہ اسے گہرا زخم نہیں آیا تھا گولی کھال کا چاٹتی ہوئی گزر گئی تھی اور ہڈی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا وہ پھولن سے اجازت لیکر ایک قریبی گاؤں میں جہاں اس کے چند دوست موجود تھے آرام کرنے چلا گیا۔

اگرچہ ان کارروائیوں سے پھولن کی مہارت میں اضافہ ہوا تھا تاہم وہ مطمئن نہیں تھی اس کے جذبہ انتقام کی تسکین کا ہنوز کوئی سامان نہیں ہوا تھا ایک صبح اس نے مان سنگھ سے کہا اگلی واردات ہم بائی جماؤ میں کریں گے۔

میں اچھی طرح جانوں کون سے گھر میں کون رہتا ہے پھولن نے کہا

وکرم کو بائی جماؤ کے ٹھاکروں نے مروایا ہے دریا کے کنارے پر سری

رام نے وکرم پر جو گولی چلائی تھی وہ بھی ٹھاکر کے گھر سے چلائی تھی

بعد میں ضرور کسی ٹھاکر ہی نے پولیس کو بتایا ہوگا کہ وکرم ابھی زندہ ہے

میں ان لوگوں کو سبق سکھانا چاہتی ہوں۔

بائی جماؤ جو بیہ مائی سے چند کوس کے فاصلے پر ہے درحقیقت

ٹھاکروں کے زیر اثر ہے یہ چوراسی گاؤں کے علاقے میں ہے ان

چوراسی دیہاتوں میں اگرچہ ہریجن بھی رہتے ہیں لیکن اکثریت

ٹھاکروں کی ہے اور وہی زیادہ با اثر بھی ہیں۔

وکرم کو واپس بائی جماؤ نہیں جانا چاہیے تھا مان سنگھ نے کہا اگر وہ کسی

دوسرے گاؤں میں چلا جاتا تو بچ جاتا۔

اسے کیا معلوم تھا اس کے اپنے گاؤں میں غدار موجود ہیں چند روز بعد

پھولن دیوی اور مان سنگھ اپنے گروہ کی پوری نفری کے ساتھ ہوائی فائر کرتے ہوئے باقی جماؤ میں داخل ہوئے چند ڈاکوؤں نے گاؤں کو گھیرے میں لے لیا اور باقی نے لوٹ مار شروع کر دی تاہم لوٹ مار سے قبل پھولن نے ان گھروں کی نشاندہی کر دی جو اس کے یاو کرم ملاح کے دوستوں اور عزیزوں کے گھر تھے بعد میں تفتیش کے دوران یہ انکشاف ہوا کہ اس روز پھولن کے گروہ نے گاؤں کے نو گھروں کا نشانہ بنایا تھا پھولن نے مردوں کو لاتوں گھونسوں اور رائفل کے کندوں سے مارا اور عورتوں کو گالیاں دیں وہ ایک ایک گھر میں داخل ہوتی اہل خانہ کو صحن میں یا کمرے میں جمع کرتی اور صرف ایک سوال کرتی بتاؤ وکرم ملاح کی مخبری کس نے کی تھی بولو............نہیں تو پورے کنبے کو اندر بند کر کے مکان کو آگ لگا دوں گی۔

اس دوران دو رائفل بردار ڈاکو اس کے دائیں اور بائیں موجود رہتے

عورتیں چیخنے لگتیں بچوں پر سکتہ طاری ہو جاتا اور مرد اپنی لاعلمی ظاہر کرنے لگتے پھولن مردوں کو دھکے دیتی انہیں جھنجھوڑتی اور چیخ چیخ کر پوچھتی بتاؤ کس نے سری رام سنگھ کو بتایا تھا کہ وکرم ملاح زندہ ہے بولو کس کمینے کتے نے مخبری کی تھی۔؟

مرد ہاتھ جوڑتے اور گڑگڑاتے ہوئے کہتے کہ انہیں کچھ پتہ نہیں ہے اس پر پھولن اور بھی غضب ناک ہوتی مردوں کو دھکے دیتی زمین پر گرا کر ٹھوکریں مارتی اور کہتی میں ڈاکوؤں کی ملکہ پھولن دیوی ہوں جس نے میرے خلاف کوئی پھندا کیا میں اسے لٹکا دوں گی لالہ رام اور سری رام کو بتا دینا کہ پھولن دیوی ان کی موت بن کر گھوم رہی ہے میں قبر تک ان کا پیچھا نہیں چھوڑوں گی اور جو شخص انکا ساتھ دے گا اسے بھی زندہ نہیں چھوڑوں گی۔

اس واردات کی خبر پورے علاقے میں پھیل گئی دیوی جو کچھ عرصہ پہلے

تک ایک کمزور اور بے بس لڑکی تھی، دہشت بڑھتی جا رہی تھی گورا پور دوا کے باسیوں نے پھولن کے گھر والوں کو اہمیت کی نظر سے دیکھنا شروع کر دیا تھا جن لوگوں نے پھولن دیوی کے ساتھ زیادتی یا ظلم کیا تھا وہ خوف زدہ ہوئے اور وقتاً فوقتاً نمسکار کرنے کے لئے دیو دین کے گھر میں حاضری دینے لگے پھولن کے تایا گوردیال اور اس کے بیٹے مایا دین نے بھی دیو دین کے گھر چکر لگانا شروع کر دیے مایا دین جب بھی اپنے چچا کے گھر جاتا کچھ نہ کچھ ساتھ ضرور لے جاتا اور کہتا۔

چاچی، پھولن بہت یاد آتی ہے اگر وہ ملنے آئے تو میرا اسلام ضرور کہنا۔

انہی دنوں پھولن کے ایک دور کے رشتے دار نے بہبہ مائی کے چند ٹھاکروں کو کسی تقریب کے موقع پر کھانے کی دعوت دی ٹھاکروں نے یہ جانے بغیر دعوت قبول کر لی کہ وہ عورت ایک ہریجن کی طرف سے تھی اس دعوت میں کئی دوسرے دیہاتوں کے لوگ بھی مدعو تھے

کھانے میں دال چاول اور چپاتیاں پیش کی گئیں جو لوگ کھانا کھا رہے تھے وہ سب ملاح تھے بہیہ مائی کے ٹھاکروں نے جب یہ دیکھا کہ دعوت ہریجنوں کی طرف سے ہے تو وہ کھانے کو ہاتھ لگائے بغیر اٹھ گئے بلکہ انہوں نے احتجاج بھی کیا کہ ہریجنوں کو ان کی دعوت کرنے کی جرائت کیسے ہوئی میزبانوں نے انہیں روکنے کی کوشش کی مگر بے سود، ٹھاکروں نے کہا کہ وہ ہریجنوں کا پکا ہوا کھانا کھا کر اپنا دین دھرم بھرشٹ نہیں کرنا چاہتے۔

یہ خبر جب پھولن نے سنی تو سخت غضبناک ہوئی اس نے مان سنگھ سے کہا مان سنگھ بہیہ مائی کے ٹھاکروں کے دن پورے ہو گئے ہیں انہوں نے دوبارہ ہماری بے عزتی کی ہے یہ لوگ خود کو کیا سمجھتے ہیں۔

مان سنگھ کندھے اچکا کر رہ گیا پھولن دیوی یہ صدیوں پرانی لعنتیں دو چار دن میں ختم نہیں ہو سکتیں۔

تو بھی تو ٹھاکر ہے مان سنگھ۔ تو میرے ساتھ کھانا کھاتا ہے میرے

ہاتھ کا پکا ہوا کھاتا ہے تیرا دھرم ایمان تو کبھی نہ خراب ہووے میری

سمجھ میں تو یہ نہ آوے ہے کہ ہم اور ٹھاکروں میں فرق کیا ہووے۔

یہ ہمارے سوچنے اور سمجھنے کی باتیں نہیں ہیں پھولن دیوی یہ مسئلے

پنڈت پروہت اور گیانی دھیانی ہی سمجھ سکتے ہیں۔

واہ رے مان سنگھ تیری کھوپڑی میں اتنی چھوٹی سی بات نہ آوے ارے

یہ جو دیس بدیس کا مال ٹھاکر برہمن استعمال کریں ان کو کیا معلوم کہ

اس مال کو کتنے نیچ لوگوں نے تیار کیا ہے۔

بات تو ٹھیک کہے ہے پر میں اتنا جانوں کہ یہ بات سب کی سمجھ میں

نہیں آنے کی۔

پھولن خود کلامی کرتی ہوئی بولی۔ سب کی سمجھ میں آوے نہ آوے پر

نیچ ذات والوں کی سمجھ میں ضرور آئے گی۔

پھولن دیوی نے تھوڑے ہی عرصے میں زبردست نام پیدا کر لیا تھا اس نے اپنی جرائت اور دلیری کی وجہ سے اپنے گروہ کے دل جیت لئے تھے وہ اس کی قوت فیصلہ اور غیر معمولی ذہانت کے دل سے معترف تھے۔

رائفل چلانے میں اس کی تیزی اور مہارت بے مثال تھی پورے گروہ میں کوئی بھی رائفل چلانے میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا جب وہ اپنے گروہ کے ڈاکوؤں کو حکم دیتی تو اس کے لہجے میں بے یقینی یا تذبذب بالکل نہیں ہوتا تھا جہاں تک مان سنگھ کا تعلق تھا وہ پس منظر میں چلا گیا تھا ہو سکتا ہے کہ شروع میں اس نے پھولن کی عزت افزائی کے لئے اسے آگے کیا ہو۔ لیکن پھولن نے چند روز کے اندر ہی خود کو سرداری کا اہل ثابت کر دیا۔

سری رام سنگھ اور لالہ رام سنگھ جوان دنوں دامن پورنا کی گاؤں میں مقیم

تھے پھولن دیوی کی کامیابیوں کی خبروں سے سخت پریشان تھے انہیں یہ بھی معلوم ہو چکا تھا کہ پھولن کو ملکھان سنگھ کی پشت پناہی حاصل تھی انہوں نے عجلت میں ایک چھوٹا گروہ بنالیا اور اپنی طاقت کا اندازہ لگانے کے لئے ایک ایسے گاؤں پر حملہ کیا جہاں ہریجنوں کی اکثریت تھی انہوں نے لوٹ مار کے علاوہ مردوں پر تشدد کیا اور عورتوں کی بے حرمتی کی۔

یہ خبر جب پھولن تک پہنچی تو اس نے مان سنگھ سے کہا اب میرے صبر نہ ہو سکے ہمیں ان سوروں کا جلدی فیصلہ کرنا ہوگا ورنہ کسی روز تو میری لاش پر آنسو بہا رہا ہوگا یا مجھے تیری لاش کے ساتھ سر ٹکرانا پڑے گا۔

پھولن دیوی سب کچھ تیرے ہاتھوں میں ہے مان سنگھ نے کہا تو جو کہے گی وہی ہوگا پر ہمیں مستقیم اور دوسرے سرداروں سے بھی مشورہ کر

لینا چاہیے۔

تو پھر ان سب کو پیغام بھیج دے۔ پھولن نے کہا میں جلدی فیصلہ کرنا

چاہتی ہوں۔

ان دونوں مشترکہ کارروائیاں ختم کردی گئی تھیں اور چاروں گروہ اپنے

اپنے طور پر سرگرم عمل تھے مان سنگھ نے پھولن کی ہدایت پر دیگر تین

گروہوں کو پیغام بھجوادیا چند ہفتوں کے اندر چاروں گروہ اپنے خفیہ

ہیڈ کوارٹر میں جمع ہوئے بلوان سنگھ کے ساتھ میرا ٹھاکر نامی ایک

عورت بھی تھی پھولن کو دیکھ کر اس کے دل میں حسد ورشک کے

جذبات پیدا ہوئے کیونکہ اس نے دیکھا کہ پھولن بڑے رعب اور

دبدبے کی مالک ہے اور اس کے گروہ کے آدمی بڑے ادب واحترام

کے ساتھ اس کی بات سنتے ہیں جب کہ وہ خود بلوان سنگھ کے اشاروں

پر ناچتی تھی۔

مستقیم چونکہ عورت کی برتری تسلیم نہیں کرتا تھا اس لئے وہ یہ بات

ماننے پر تیار نہیں تھا کہ وہ پھولن کے طلب کرنے پر وہاں حاضر ہوا ہے

اس نے میٹنگ کی کارروائی شروع کرتے ہوئے کہا میں ملکھان سنگھ

کے حکم پر چند ضروری معاملات کا فیصلہ کرنے کے لئے اس بیٹھک

میں شامل ہوا ہوں ملکھان سنگھ کو یہ اطلاع ملی ہے کہ بعض اوقات

ڈاکوؤں کے گروہوں کا آپس میں ٹکراؤ ہو جاتا ہے ملکھان سنگھ نے

حکم دیا ہے کہ ہمیں آپس میں علاقے تقسیم کر لینے چاہئیں تا کہ آپس

میں کوئی گڑبڑ نہ ہو۔

بلوان سنگھ نے کہا یہ تو بڑی اچھی بات ہے ہمیں پورے علاقے کا نقشہ

بنا کر اسے درمیان میں سے چار حصوں میں تقسیم کر دینا چاہیے۔

واہ بلوان سنگھ جی! مان سنگھ نے کہا تو تو ہر چیز کو تربوز سمجھ لیوے ہے۔

پھولن نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا ہم مسکری کرنے کو جمع نہیں ہوئے

جیسا کہ ملکھان سنگھ نے کہا تھا ہم اکیلے بھی کام کریں گے اور مل کر بھی کام کریں گے تم لوگ یہ بات خوب جانو ہو کہ بیہہ مائی کے ٹھاکروں نے سری رام سنگھ کے ساتھ مل کر میرے اوپر بڑا ظلم کیا تھا ابھی تھوڑے روز پہلے ان لوگوں نے میری برادری کو ذلیل کیا ہے اور ہمارے ایک گاؤں پر حملہ کر کے کئی گاؤں جلا دیے ہیں۔

مستقیم نے پوچھا۔ پر سری رام اور لالہ رام ہیں کہاں۔؟

اس وقت وہاں مان سنگھ کا ایک مخبر بھی موجود تھا اس نے اٹھ کر کہا سری رام اور لالہ رام کا ٹھکانہ مجھے معلوم ہے۔

پھولن تیزی سے اس کی طرف مڑی جلدی بتا کہاں چھپے ہوئے ہیں دونوں............؟

کل بیہہ مائی میں ایک شادی ہو رہی ہے مخبر نے کہا دونوں اس شادی میں شریک ہونے کے لئے بیہہ مائی آ رہے ہیں۔

کیا تجھے پورا یقین ہے کہ سری رام اور لالہ رام بھیہ مائی آ رہے ہیں۔؟

میری اطلاع کبھی غلط نہیں ہوتی مخبر نے کہا دونوں شادی میں شرکت کے بعد زمین کے ایک جھگڑے کا فیصلہ بھی کریں گے اور اس کے علاوہ کل بھیہ مائی میں قیمتی زیورات کی ریل پیل بھی ہوگی۔

قیمتی زیورات کی ریل پیل کے ذکر نے سب کے کان کھڑے کر دیے رام اوتار نے کہا ہمیں اس سے اچھا موقع کبھی نہیں ملے گا۔

کارروائی کل ہی ہوگی پھولن نے کہا اور اس کارروائی کی نگرانی میں کروں گی مجھے ہر گروہ کی طرف سے بیس بیس آدمی چاہئیں کل جب بھیہ مائی میں برات پہنچے گی تو ہم رائفلوں کے ساتھ اس کا استقبال کریں گے بھیہ مائی کے سورما زندگی بھر اس دن کو یاد رکھیں گے کل میں بھیہ مائی کی گلیوں میں سری رام اور لالہ رام کے ٹکڑے بکھیر دوں گی۔

کافی دیر تک گرما گرم بحث ہوتی رہی بالآخر تینوں گروہ بیس بیس آدمی پھولن دیوی کی کمان میں دینے پر تیار ہو گئے ان ڈاکوؤں کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ ایک لڑکی کی کمان میں اتنے آدمی دیے گئے تھے۔

پھولن دیوی ان آدمیوں کو ایک طرف لے گئی اور انہیں بہیہ مائی پر حملے کے بارے میں ہدایات دینے لگی۔

وہ تیرہ فروری 1971ء کی شام تھی۔

موسم سرما قریب الاختتام تھا اور ہر طرف بہار کی آمد آمد تھی گندم کے لہلہاتے کھیتوں کے درمیان کھلنے والے بسنتی پھول آنکھوں کو بھلے لگ رہے تھے ان کھیتوں کے اندر سے کبھی کبھی مور کی سریلی آواز سنائی دیتی یا کسی بھیڑیے کی مکروہ آواز وقتی طور پر ماحول کی خوبصورتی کو درہم برہم کر دیتی ہرے بھرے کھیتوں میں لڑکے بالے غلیلوں سے جنگلی سوروں کو بھگا رہے تھے دن بھر کے تھکے ہارے کسان گھروں

کے باہر چار پائیوں پر بیٹھے فصلوں اور مویشیوں کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔

کسی کو کچھ پتہ نہیں تھا کہ اگلی صبح بیہہ مائی پر کیا قیامت لانے والی تھی۔

بیہہ مائی جس کی آبادی چار سو نفوس پر مشتمل ہے جمنا کے مشرق کنارے پر واقع ہے یہ گاؤں کانپور شہر سے تقریباً پچھتر میل دور ہے چودہ فروری کا سورج طلوع ہوا تو بیہہ مائی کے ہر گھر میں قہقہے گونج رہے تھے دوپہر کے بعد برات کی آمد متوقع تھی اور تقریباً پورا گاؤں شادی میں شرکت کی تیاریاں کر رہا تھا لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ پھولن دیوی اپنے ڈاکوؤں کے ہمراہ ان پر قہر بن کر ٹوٹنے والی تھی بیہہ مائی میں تقریباً چالیس گھر ٹھاکروں کے ہیں باقیوں میں برہمن ذات سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں گاؤں کے باشندے مجموعی طور پر کھیتی باڑی کرتے ہیں مویشی پالتے ہیں، رسیاں بٹتے ہیں

کپڑے رنگتے ہیں اور مچھلیاں پکڑتے ہیں۔

سورج نصف النہار سے گزر چکا تھا۔ بیہ مائی کے شمال میں بال مکند اور تخت سنگھ ایک ٹیکری پر بیٹھے اپنے مویشیوں کو چرتا دیکھ رہے تھے۔ دفعتاً تخت سنگھ نے اپنے دوست کا بازو پکڑ لیا اور گھاٹیوں کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔ وہ............ وہ دیکھو۔

بال مکند نے اشارے کی سمت دیکھا تو اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ گھاٹیوں کی طرف سے لوگوں کا ایک ہجوم گاؤں کی سمت آ رہا تھا ان میں سے کچھ گھوڑوں پر سوار تھے اور کچھ پیدل چل رہے تھے انہوں نے خاکی وردیاں پہن رکھی تھیں اور گھنے درختوں کے پس منظر میں واضح طور پر دکھائی نہیں دیتے تھے۔

شاید پولیس کے آدمی ہیں بال مکند نے کہا۔

تخت سنگھ غیر ارادی طور پر کھڑا ہو گیا۔ ڈاکو بھی ہو سکتے ہیں۔

اس نے بال ملند کو کھینچ کر ٹیلے کی اوٹ میں کر لیا دونوں کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو گئی تھیں۔ ٹیلے کی اوٹ سے انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی جتھے سے ساٹھ ستر قدم آگے چل رہا تھا ایک مقام پر پہنچ کر وہ رک گیا اور ارد گرد کا جائزہ لینے لگا اس نے پولیس کی وردی پہن رکھی تھی اور اس کے کندھے پر رائفل لٹک رہی تھی اتفاق سے اس کی نظر ٹیلے کے پیچھے چھپے ہوئے ٹھاکروں پر نہیں پڑی وہ ان سے تقریباً پچاس قدم کے فاصلے پر تھا۔

﴿جاری ہے﴾